ہفت روزہ
لاہور
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۲۲ جون ۱۹۵۶
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین © لاہور

فہرست مضامین

حکایات الصالحین :—

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

از مولینا ضیاء الدین صاحب خطیب جامع مسجد واہ کینٹ

ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ

نام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رح شیخ تقی الدین رح فرماتے ہیں کہ ترمذی کسرۂ تا کے ساتھ ہے۔ نہر جیحون کے کنارہ یہ ایک قدیم شہر ہے۔ لفظ ماوراء النہر میں نہر سے بیشتر یہی نہر مراد لی گئی ہے یہ امام بخاری رح کے سب سے مشہور تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے حق میں بہت سے کلمات تعریف منقول ہیں۔ محدثین ان کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ کہتے ہیں۔ ان کے افتخار کے لئے یہ کافی ہے کہ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ اور ان کے شیوخ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

طلب حدیث کیلئے سفر

آپ نے علم حدیث کے لئے کوفہ۔ بصرہ۔ ری۔ خراساں اور حجاز میں طلب حدیث کے لئے کئی سال لگائے۔ ان حالات میں جبکہ سفر عموماً پیدل ہوا کرتے تھے۔ آجکل کی سہولتیں کہاں میسر تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور جس طرح ان حضرات نے علم حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور علم حدیث کو پھیلایا۔ اسی طرح تا قیامت خدا کرے کہ یہ نقل و حرکت جاری رہے۔

ایک عجیب واقعہ

ایک شیخ کی روایات کے دو جزو انہوں نے نقل کئے تھے۔ مگر اب تک ان کو پڑھ کر سنانے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ کہ مکہ کے راستے میں اتفاقاً ان سے ملاقات ہوگئی۔ امام ترمذی نے غنیمت غیر مترقبہ سمجھ کر ان سے اجزاء کے قرأت کی درخواست پیش کی۔ شیخ نے قبول فرمایا۔ اور کہا ان اجزاء کو نکال لو میں پڑھتا ہوں تم مقابلہ کرتے جاؤ۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تلاش کیا تو اتفاقاً وہ اجزاء ان کے ساتھ نہ تھے۔ امام ترمذی بہت گھبرائے آخر انہوں نے دو سادہ اجزاء لے لئے اور سامنے رکھ کر سنتے رہے۔ شیخ نے قرأت شروع کر دی۔ اتفاقاً دوران قرأت میں شیخ کی نظر پڑھی تو اجزاء سادہ تھے۔ ان کو طیش آیا اور فرمایا شیخ نے تم میرا مذاق اڑاتے ہو۔ امام ترمذی نے اجزاء کے گم ہونے کا واقعہ سنا دیا اور فرمایا مجھے تحریر سے زیادہ محفوظ ہیں۔

شیخ نے فرمایا۔ پڑھو امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے وہ تمام احادیث سنا دیں شیخ بہت متعجب ہوئے اور یقین نہ آیا کہ میرے ایک بار پڑھنے سے سب حدیثیں تم کو یاد ہوگئی ہوں۔ امتحان کے طور پر شیخ نے چالیس حدیثیں اور پڑھ کر سنا دیں۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے اسی مجلس میں ان کو دہرا دیا۔ ایک غلطی نہ آئی۔ اور بھی بہت سے واقعات ان کے مشہور ہیں۔ ذرا غور کرنا چاہئے منکرین حدیث کو۔ کیا ایسے حضرات کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے احادیث کو کیسے محفوظ کر لیا۔ اور وہ حضرات بھی غور کریں۔ جو محدثین سے بیٹھے ہیں۔ اور حدیث کو یہ کہہ کر چند انسانوں نے چند انسانوں سے نقل کی ہیں زیادہ سے زیادہ اس سے گمان صحت ہو سکتا ہے نہ کہ علم یقین!

اصل میں آج یہ حضرات اپنے حافظہ اور تقویٰ کے اوپر ان کو قیاس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔

حضرت امام کے اساتذہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ قتیبہ بن سعید۔ محمود بن غیلان۔ محمد بن عشار۔ احمد بن منیع۔ محمد بن سفیان بن وکیع وغیرہ۔

امام ترمذی کی تصنیفات

حضرت امام کی تصنیفات بکثرت ہیں مشہور اور مقبول تصنیف جامع ترمذی ہے۔ مجموعی حدیثی فوائد کے لحاظ سے اس کتاب کو تمام کتابوں پر فوقیت دی گئی ہے۔ عراقیین و حجازیین دونوں کے مسائل پر جدا جدا باب قائم کرتے ہیں۔ ہر باب کے تحت میں اگرچہ حدیث کا ذخیرہ تفصیلاً تو زیادہ نہیں پیش کرتے لیکن اس باب میں جتنے صحابہ کی حدیثیں ان کے زیر نظر ہوتی ہیں۔ سب کی طرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام گنوا کر اشارات کرتے جاتے ہیں۔ جرح و تعدیل مشہور اسماء کی کنیتیں۔ اور مشہور کنیتوں کے اسماء سلف کا نقل ائمہ کے مذاہب پر تقریباً ہر باب میں تنبیہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے اگرچہ یہ کتاب اپنے حجم کے اعتبار سے مختصر ہے۔ لیکن فوائد کے لحاظ سے بہت بڑی کتاب ہے۔

امام ترمذی سے پہلے بھی گو احادیث کی ثلاثی تقسیم کا پتہ چلتا ہے مگر حسن و صحیح کو ہر جگہ اتنا روشن کرنے والے بھی پہلے شخص ہیں۔

امام ترمذی خود فرماتے ہیں۔ کہ اس کتاب میں دو حدیثوں کے سوا کوئی ایسی حدیث نہیں ہے۔ جس پر امت میں کسی نہ کسی کا عمل نہ ہو۔ علامہ صاحب نے چھ مرتبہ جامع ترمذی کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔

اس کتاب کی تعریف میں کسی نے کتنی اچھی رباعی کہی ہے

کتاب الترمذی ریاض علم	جنت ازھارہ زیرا نجوم
جزا الرحمن خیرا لعبد خیر	ابا عیسیٰ علی الفعل الکریم

خوف خدا

حضرت امام میں علم و فہم حفظ و اتقان کے ساتھ خوف خدا اتنا تھا کہ روتے روتے آخرکار ان کی بینائی جاتی رہی۔

اللّٰھم احشرنا مع النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین

ہفت روزہ
خدام الدین لاہور

جلد ۵ | یوم جمعہ ۱۲ر ذیقعد ۱۳۷۵ھ ۲۲ر جون ۱۹۵۶ء | شمارہ ۶

فرانسیسی اشیاء کا بائیکاٹ

ہم نے ۲۵ر مئی ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں "خون مسلم کی ارزانی" کے عنوان کے ماتحت الجزائر میں فرانس کے مظالم کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ اگر اسلامی حکومتیں فرانس سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیں اور عوام فرانسیسی اشیائ کا بائیکاٹ کر دیں۔ تو فرانس ایک دن میں گھٹنے ٹیک دیگا۔

اسلامی حکومتوں سے تو ہمیں کوئی توقع نہ تھی۔ لیکن پھر بھی ہمیں یہ دیکھ کر بے حد افسوس ہوا کہ کسی حکومت کے ایوان سے کوئی صدا بلند نہیں ہوئی۔ بلکہ **حکومت پاکستان** نے تو چند ہی دن بعد فرانس سے ایک **نیا تجارتی معاہدہ** کر لیا۔ جو یکم جولائی ۱۹۵۶ء سے ۳۰ر جون ۱۹۵۷ء تک نافذ رہے گا۔ اسلامی حکومتوں کی یہ بے حسی اس لئے ہے کہ ان میں سے کوئی بھی عوام کی نمائندہ حکومت نہیں۔ اکثر ممالک میں "ملوکیت" ہے۔ جہاں کہیں نام نہاد جمہوریت ہے۔ وہاں بھی برسر اقتدار طبقہ از خود کرسیوں پر قابض ہو گیا ہے اور ان کو کسی حالت میں بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

عوام کا جذبہ قابل قدر ہے اور ان میں غریب طبقے کو خاص طور پر الجزائر کے مسلمانوں سے پوری ہمدردی ہے۔ اور وہ اس سلسلہ میں ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے آمادہ نظر آتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ (اے اللہ! ان کے اس جذبہ کو اور زیادہ فرمائیے) اس سلسلہ میں ابتداء کا سہرا کراچی بندرگاہ کے مزدوروں کے سر ہے۔ جنہوں نے حکومت پاکستان کو ۱۴ دن کا نوٹس دیا ہے کہ اگر اس عرصہ میں انہوں نے الجزائر میں قتل عام بند کرانے کے لئے کوئی مؤثر کارروائی نہ کی تو وہ فرانسیسی جہازوں پر لدائی اور اتروائی کا کام بند کر دینگے۔ اور دوسرے ملکوں کے جہازوں سے بھی فرانسیسی اشیاء کو نہ اتاریں گے۔

دوسرا نمبر مصر کی بندرگاہوں کے مزدوروں کا ہے۔ انہوں نے بھی فرانسیسی جہازوں کو بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان دونوں ممالک کے مزدور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے ان کی مساعی جمیلہ میں ان کی پوری طرح امداد فرمائے۔ اور ان کو دین و دنیا میں اپنی رحمتِ خصوصی سے نوازے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

ہمیں اُمید ہے کہ باقی ممالک کے عوام عموماً اور بندرگاہوں کے مزدور خصوصاً ان کے نقش قدم پر چلنے کو اپنے لیے سعادت خیال کریں گے۔ بیرون ملک سے مال برآمد کرنیوالے فرانسیسی اشیاء درآمد کرنا بند کر دیں۔ دوکاندار ان کی فروخت اور عوام ان کی خرید کو گناہ سمجھیں۔ اقوام متحدہ میں الجزائر کے مسئلہ کو پیش کرنے کی نسبت یہ اقدام زیادہ مؤثر ہوگا۔ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ میں چونکہ اکثریت ان ممالک کی ہے۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ اس لئے ان سے کسی قسم کی انسانی ہمدردی کی اُمید رکھنا عبث ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے ان کے متعلق خوب فرمایا ہے ع

ترا ناداں امید غمگساریہا ز افرنگ است
دل شاہیں نسوزد بہر آں مرغے کہ در چنگ است

عنقریب حج کے مبارک موقعہ پر مسلمانان عالم کا ایک بڑا اجتماع مکہ معظمہ میں ہونے والا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ منٰی یا عرفات میں اس موقعہ پر ایک ریزولیوشن پاس کیا جائے۔ جس میں اسلامی حکومتوں اور عوام سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ فی الفور اس سلسلہ میں مؤثر کارروائی کریں۔ دیکھئے اللہ تعالے ہماری اس خواہش کی تکمیل کیلئے کس کو ذریعہ بناتے ہیں خدا کرے کہ یہ سہرا بھی کسی پاکستانی مسلمان کے سر ہی باندھا جائے۔

اگر ہماری ان معروضات پر الجزائر کے سلسلہ میں عمل کیا گیا تو ہمیں امید ہے کہ آئندہ عالم اسلام کے بین الاقوامی مسائل حل کرنے میں کسی طرح کی کوئی دقت نہ ہوگی ہر موقعہ پر اسی قسم کے اقدام سے مسئلہ بآسانی حل ہو سکے گا۔

پاکستان

صحیح معنوں میں کب جمہوریہ اسلامیہ بنے گا؟
کتاب و سنّت کا قانون کب رائج ہوگا؟
فحاشی کے اڈے۔ سینما' ریس، شراب خوری' جوا بازی اور دوسری برائیاں کب دور ہوں گی
(ادارہ)

سیلاب کی افواہیں:-

لاہور میں کئی دن سے سیلاب کے متعلق افواہیں اڑ رہی ہیں۔ جہانتک مادی اسباب کا تعلق ہے ان افواہوں پر کوئی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ دریائے راوی میں پانی معمول سے بھی کم ہے۔ اس لئے سیلاب آنے کا بظاہر کوئی امکان نہیں لیکن زبانِ خلق نقارۂ الٰہی است کے

باقی ص ۱۲ پر

باپ کا خط بیٹی کے نام

(احساس کے قلم سے)

(۲)

بیٹی بات کہاں سے کہاں چلی گئی - میرا مقصد اتنا ہی ہے کہ تجھے یہ ذہن نشین کرایا جائے - کہ موجودہ طریقہ علاج (ڈاکٹری) کوئی ایسی چیز نہیں ہے - کہ اس کے لئے حرص کی جائے - یہ تو انگریز نے ہندوستان سے اسی طریقہ سے کروڑوں روپے ہتھیا کر لے جانے کا ڈھنگ بنا رکھا تھا - یہ ہسپتال کی بڑی عالیشان عمارتیں بس ایسی ہی ہیں جیسے سود کھانے والے بنکوں کی بڑی بڑی عمارتیں بنا دی گئی ہیں -

مگر یہ وہی قصہ ہے "اونچی دوکان اور پھیکا پکوان" اس کے بورا تنا لکھے بغیر نہیں رہ سکتا گو خط طویل ہو گیا ہے - مگر یہ ضروری ہے - کہ ایک بار تمہیں سیاہ و سفید کی تمیز کرا دی جائے - عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا اپنا کام ہے -

آجکل لڑکیوں کو بی - اے - ایم - اے اور ڈاکٹری پڑھانا اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے -

(۱) لڑکی کسی کی محتاج نہ رہے - خود کما سکے -

(۲) لڑکے آجکل پڑھی لکھی لڑکی کو پسند کرتے ہیں - وغیرہ وغیرہ -

یورپ کے تمدن کی یہی حالت ہے - مگر کیا یہ نہیں ہے ؟ کہ وہاں طلاق کتنی عام چیز ہے گھریلو زندگی تباہ ہو رہی ہے - شراب اور دیگر قسم کی لغو حرکتوں کے ذریعے زندگی بسر کی جاتی ہے -

جو قسمت میں ہوگا ملکر ہی رہے گا - آرام و اطمینان دولت یا بڑے بڑے بنگلوں پر منحصر نہیں ہے - لاکھوں روپے کے مالک بنگلوں موٹروں والے دیکھے ہیں - اطمینان قلب نہیں ہے -

گھریلو زندگی ناگفتہ بہ ہے جس کی تفصیل میں میں جانا نہیں چاہتا - ورنہ مجھے بہت سے ایسے حالات معلوم ہیں -

بس خدا کی پناہ ! ایسی دولت سے اللہ محفوظ ہی رکھے -)

دور کیوں جاتی ہو - تمہاری اپنی والدہ کا یہی حال ہے - کہ کتنی خوش ہے - میاں بیوی کا آپس میں کتنا اچھا سلوک ہے - کیا تمہیں یاد نہیں اگر بھول نہیں گئی ہو - کہ تمہاری اماں کی ایک برادری کی عورت جس نے ایم - بی - بی - ایس کی ڈگری حاصل کی اور ۳۵۰ روپیہ ماہوار پر ملازم ہو گئی - پھر اس نے ایک بہت بڑے رئیس جو لاکھوں کا مالک تھا - باقی جائداد کا ٹھکانا نہیں - اس سے نکاح کر لیا چھ ماہ کے بعد ہی وہ ملنے آئی تو رو رو کر کہہ رہی تھی - کہ میں نے کسی کلرک سے شادی کر لیتی، تو بہتر تھا - تم مجھ سے بہتر ہو - کہ تجھے دلی اطمینان تو ہے -

لہٰذا بیٹی یہ مت خیال کرو - کہ انسان اللہ کی نافرمانی کر کے دنیا میں چین و آرام حاصل کر سکتا ہے - نہیں دل کا اطمینان ذکر الٰہی سے ہی حاصل ہوتا ہے - اور اس کے سوا کسی چیز سے نہیں ہوتا -

اب مفصلہ ذیل چند سطور لکھ کر خط کو ختم کرتا ہوں -

پارہ ۲۷ - سورت الحدید - آیت نمبر ۲۰

" جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زیبائش اور ایک دوسرے پر آپس میں فخر کرنا اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں زیادتی چاہنا ہے - جیسے بارش کی حالت کہ اس کی سبزی نے کسانوں کو خوش کر دیا - پھر وہ خشک ہو جاتی ہے - تو تو اُسے زرد شدہ دیکھتا ہے - اور پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے - اور اللہ کی مغفرت اور اور اس کی خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے اسباب کے اور کیا ہے - "

بیٹی ! انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد ہی روحانیت سے مادیت کو شکست دینا ہے - جس کا دنیا ہزاروں بار مشاہدہ کر چکی ہے - اب جس کا جی چاہے عاد و ثمود اور فرعون اور نمرود کی طرح ترقی یافتہ اقوام کا سبق بنے - اس وقت یورپ کی مادی ترقیات کی حقیقت وہی ہے - کہ جو قوم عاد - ثمود - فرعون اور نمرود کی ترقیات کی حقیقت تھی - لیکن انبیاء کرام کے سامنے سب سراب تھے -

گھوڑے کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنی صفات میں ترقی کرے - نہ کہ شیر یا ہاتھی بن جانا - اسی طرح آدمی کا مقصود بھی صرف آدمی بننا ہی ہو سکتا ہے - یعنی آدمیت کی خصوصی و امتیازی فطرت کی ترقی و تکمیل نہ کہ کھانے پینے - رہنے - سہنے - جننے جنانے کی مشترک حیوانی ضروریات میں دوسرے جانوروں سے آگے نکل جانا، بڑھیا جانور بن جانا ‌+

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ !

تحفظ کلام اللہ کی ضرورت

از قاضی محمد زاھد الحسینی سرپرست مرکزی رابطۂ قرآن حال شمس آباد

گزشتہ زمانے میں غیر مسلموں کی طرف سے یہ ناکام سعی کی گئی - کہ قرآن کریم میں تحریف کا دروازہ کھولا جائے - مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے - اب کچھ عرصہ سے دانستہ یا وانستہ طور پر ایسے طرز پر کلام مجید کی اشاعت بعض افراد اور جماعتوں کی طرف سے ہو رہی ہے - کہ جس سے یہ خدشہ ہے - کہ اگر اس بدعت سیئہ کی روک تھام پوری طرح نہ کی گئی - تو اس سے تحریف کلام اللہ کا امکان ہے - اس لئے درخواست کی جاتی ہے - کہ جو لوگ تجارتی یا اصلاحی نکتہ نظر سے ایسا اقدام کر رہے ہیں - وہ اس سے باز آجائیں اصلاح کے لئے وہی طریق کار مشروع اور جائز ہو سکتا ہے - جو کہ شرعاً درست ہو اردو میں قرآن شائع کرنا قرآن ہی نہیں اسی طرح قرآن کریم کو بجائے عربی رسم الخط کے اردو رسم الخط میں شائع کرنا بھی درست نہیں ہو سکتا قرآن کریم عربی زبان میں ہے - اور اس کے تلفظ، تحریر میں وہی طریقہ درست ہے - جو زمانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رائج ہے - قرآن کریم کو عربی میں ان الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ میں منتقل کرنا بھی درست نہیں - تو اردو الفاظ کا جامہ پہنا دینا کہاں درست ہوگا - جیسا کہ حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں کاتبان قرآن کریم نے لفظ تابوۃ کے لکھنے میں بحث کی کسی نے کہا اس کو تابوت لکھا جائے کسی نے کہا تابوۃ لکھا جائے آخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا - کہ چونکہ قرآن کریم قریش کی لغت میں نازل ہوا - اس لئے جو رسم الخط اس لغت کا ہے - اس کو اختیار کیا جائے تو حضرت عبداللہ بن الزبیر قرشی، سعید بن العاص قرشی عبدالرحمن بن حارث قرشی نے رائے دی کہ لغت قریش میں تو تابوت ہی لکھا جاتا ہے - چنانچہ اسی پر حضرت عثمان نے فیصلہ دیا - فضائل القرآن از ابن کثیر ص۳ جب رسم الخط میں کسی بدعت کو دخل نہیں تو زبان ہی کو یکسر مٹا دینا کیسے درست ہوگا - فقط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خطبہ یوم الجمعۃ ۵ ذیقعد ۱۳۷۵ھ ۱۵ جون ۱۹۵۶ء

ایک خطرناک غلطی

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب خطیب شیرانوالہ لاہور

آجکل میں ہر طبقہ کے مسلمانوں میں ایک خطرناک غلطی دیکھ رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اللہ تعالے کے بعض بندے اس غلطی سے پاک ہونگے کیونکہ اللہ تعالے نے ہر نیکی کا نمونہ پیش کرنے والے ہر شعبہ میں اپنے بندے بطور بیج کے رکھے ہوئے تھے اور آج بھی ہیں۔ مگر ان بعض خداترس اور خدا پرست بندوں کی موجودگی سے دوسروں کے لئے کیا فائدہ۔ ہر شخص نے دنیا اور آخرت میں اپنے اعمال کی سزا بھگتنی ہے۔ اور وہ خطرناک غلطی ماں باپ کی دلآزاری ہے آزاری ہے۔

اللہ تعالے اور اس کے رسول کے بعد اگر کوئی واجب الاحترام۔ واجب الاطاعت ہے۔ تو وہ ماں باپ ہی ہیں۔ جن کی دلآزاری سے اللہ تعالے کا غضب سب سے زیادہ بھڑک سکتا ہے۔ تو وہ ماں باپ ہی ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد اگر کسی کی اطاعت فرض عین ہے۔ تو وہ ماں باپ ہی ہیں اگر ماں باپ مشرک یا کافر ہی کیوں نہ ہوں تو بھی انکی خدمت فرض عین ہے۔ اس سلسلہ میں رب العزت جل مجدہٗ کے دو ارشاد ملاحظہ ہوں۔

(۱) وَاِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنۡ تُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَصَاحِبۡهُمَا فِى الدُّنۡيَا مَعۡرُوۡفًا ؗ الآیۃ۔ سورۃ لقمٰن رکوع ۲ پ ۲۱

(ترجمہ۔ اور اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات پر اڑیں۔ کہ میرا شریک مان اس چیز کو جو تجھ کو معلوم نہیں۔ تو ان کا کہنا مت مان۔ اور دنیا میں دستور کے موافق ان کا ساتھ دے۔

حاصل

یہ نکلا۔ اگرچہ ماں باپ مشرک ہوں۔ تو بھی ان کی فرمانبرداری کریں بشرطیکہ اللہ تعالے کی نافرمانی نہ ہونے پائے۔

۲

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا‏ وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ؕ‏ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ پارہ ۱۵

(ترجمہ:۔ اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ انھیں جھڑکو۔ اور ان سے ادب سے بات کرو۔

شیخ الاسلام کا حاشیہ

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام پاکستان ان آیات کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

خدا تو حقیقۃً بچہ کو وجود عطا فرماتا ہے "والدین اس کی ایجاد کا ظاہری ذریعہ ہیں اس لئے کئی آیتوں میں خدا تعالے کے حقوق کے ساتھ والدین کے حقوق ذکر کئے گئے۔ حدیث میں ہے۔ کہ وہ شخص خاک میں مل گیا۔ جس نے اپنے والدین کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی"

ایک حدیث میں فرمایا۔ کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ والدین کیساتھ بھلائی کرنا یہ ہے کہ زندگی میں ان کی جان و مال سے خدمت اور دل سے تعظیم و محبت کرے۔ مرنے کے بعد ان کا جنازہ پڑھے۔ ان کے لئے دعا و استغفار کرے۔ ان کے عہد یا مقدور پورے کرے۔ ان کے دوستوں کے ساتھ تعظیم و حسن سلوک سے اور ان کے اقارب کے ساتھ صلہ رحم سے پیش آئے۔ وغیر ذالک۔ بڑھاپے میں خدمت کی احتیاج زیادہ ہوتی ہے جس سے بعض اوقات اہل و عیال بھی اُکتانے لگتے ہیں۔ زیادہ پیرانہ سالی میں ہوش و حواس بھی ٹھکانے نہیں رہتے۔ بڑی سعادت مند اولاد کا کام ہے کہ اس وقت بوڑھے والدین کی خدمت گذاری و فرمانبرداری سے جی نہ ہارے۔ قرآن نے تنبیہ کی کہ جھگڑنا اور ڈانٹنا تو کجا ان کے مقابلہ میں زبان سے ہوں بھی مت کرو۔ بلکہ بات کرتے وقت پورے ادب و تعظیم کو ملحوظ رکھو۔ ابن مسیب نے فرمایا۔ ایسی طرح سے بات کرو۔ جیسے ایک خطاوار غلام سخت مزاج آقا سے کرتا ہے

(كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا)

یعنی جب میں بالکل کمزور و ناتواں تھا۔ انہوں نے میری تربیت میں خون پسینہ ایک کر دیا۔ اپنے خیال کے موافق میرے لئے ہر ایک راحت و خوبی کی فکر کی۔ ہزارہا آفات و حوادث سے بچانے کی کوشش کرتے رہے۔ بارہا میری خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالی۔ آج ان کی ضعیفی کا وقت آیا ہے جو کچھ میری قدرت میں ہے۔ ان کی خدمت و تعظیم کرتا ہوں لیکن پورا حق ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے تجھ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس بڑھاپے میں اور موت کے بعد ان پر نظر رحمت فرما۔

دربار رسالت میں والدین کے حقوق

۱ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمۡرٍو قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِىۡ رِضَى الۡوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِىۡ سَخَطِ الۡوَالِدِ

(رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

حاصل

یہ نکلا۔ کہ والد راضی تو اللہ راضی۔ اور والد ناراض تو اللہ ناراض ہے۔

۲ عَنۡ اَبِى الطُّفَيۡلِ قَالَ رَاَيۡتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقۡسِمُ لَحۡمًا بِالۡجِعِرَّانَةِ اِذۡ اَقۡبَلَتِ امۡرَاَةٌ حَتّٰى دَنَتۡ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهٗ فَجَلَسَتۡ عَلَيۡهِ فَقُلۡتُ مَنۡ هِىَ فَقَالُوۡا هِىَ اُمُّهُ الَّتِىۡ اَرۡضَعَتۡهُ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ:۔ ابی الطفیلؓ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جبکہ جعرانہ میں گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ ناگہاں ایک عورت آئی۔ یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئی۔ پھر آپؐ نے اس کیلئے اپنی چادر بچھائی پھر وہ اس پر بیٹھ گئی۔ پھر میں نے کہا۔ یہ کون ہے۔ لوگوں نے کہا۔ یہ آپ کی ماں ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

عبرت

یہ عبرت کا مقام ہے۔ کہ جو پیغمبر ایک لاکھ ۲۳ ہزار نو سو ننانوے پیغمبروں کا سردار ہے۔ ایک بدوی (دیہاتی) عورت کو آپ کی چادر پر محض اس لئے بٹھایا جاتا ہے۔ کہ اس نے پیغمبروں کے سردار کو ماں کے قائم مقام دودھ پلایا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

عَنْ مُعٰوِیَۃَ بْنِ جَاھِمَۃَ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِیْرُکَ فَقَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزِمْھَا فَاِنَّ الْجَنَّۃَ عِنْدَ رِجْلِھَا

(رواہ احمد و نسائی و البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: معٰویۃ بن جاہمہؓ سے روایت ہے تحقیق جاہمۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا۔ پھر عرض کی یا رسول اللہ میں جہاد کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ اور آپ کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تیری ماں ہے۔ اس نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر اسی کے پاس رہ۔ کیونکہ بہشت اس کے پاؤں کے پاس ہے

حاصل

یہ ہے کہ تم ماں کی خدمت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی خدمت کی برکت سے بہشت میں داخل کر دے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ کَانَتْ تَحْتِیْ امْرَاَۃٌ اُحِبُّھَا وَکَانَ عُمَرُ یَکْرَھُھَا فَقَالَ لِیْ طَلِّقْھَا فَاَبَیْتُ فَاَتٰی عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلِّقْھَا

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہا میرے نکاح میں ایک عورت تھی۔ میں اسے پسند کرتا تھا۔ اور عمرؓ (آپ کے باپ) اسے ناپسند کرتے تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ اسے طلاق دیدو میں نے انکار کیا۔ پھر عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ پھر اس قصے کو آپ کی خدمت میں ذکر کیا۔ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے طلاق دیدو۔

حاصل

یہ نکلا۔ کہ بیٹے کو ماں باپ کی اس قدر فرمانبرداری کرنی چاہئے کہ اگر وہ اس کی بیوی کو پسند نہ کریں۔ خواہ اسے پیاری کیوں نہ ہو۔ تو بیوی کو طلاق دیدے۔

کیونکہ

شہد پہ مکھیاں بہتریاں۔ اگر دولت ہوگی تو بیویاں سیکڑوں بلکہ ہزاروں بھی مل سکتی ہیں۔ مگر ماں اور باپ ایک ہی ہے۔ ساری دنیا میں نہ کوئی اور عورت اس کی ماں بن سکتی ہے۔ اور نہ کوئی اور مرد اس کا باپ بن سکتا ہے۔ بہشت میں پہنچانے کا ذریعہ فقط یہ ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ ہو سکتا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا قَالَ ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ:۔ ابی امامہؓ سے روایت ہے۔ تحقیق ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ماں باپ کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے آپ نے فرمایا۔ یہ دونوں ہی تیرا بہشت ہیں۔ اور یہ دونوں ہی تیرا دوزخ ہیں۔

حاصل

یہ ہے۔ کہ اگر تو ان کو خوش رکھے گا۔ اور وہ تمہیں دعائیں دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو جائے گا۔ اور تمہیں بہشت میں داخل کرے گا۔ (اور اگر تم نے انہیں دکھ دیا۔ تو ان کے دل سے بددعا نکلے گی۔ اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہوگا۔ اور تمہیں دوزخ میں داخل کرے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَصْبَحَ عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ کَانَ قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاہُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ (بیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ:۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کی ایسے حال میں کہ وہ اللہ کے واسطے اپنے والدین کی فرمانبرداری کرنے والا تھا۔ تو صبح کو اس کے واسطے دو دروازے بہشت کے کھلے ہوئے ہوں گے۔ اور اگر (ماں باپ میں سے) ایک ہے۔ تو ایک دروازہ کھلا ہوا ہوگا۔ اور جس شخص نے صبح کی ایسے حال میں کہ والدین کے حق میں اللہ کی نافرمانی کرنے والا ہو۔ تو صبح کو اس کے لئے دو دروازے دوزخ کے کھلے ہوئے ہوں گے۔ اور اگر (ماں باپ میں سے) ایک ہے۔ تو ایک (دروازہ) کھلا ہوا ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کی اور اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں آپ نے فرمایا اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں۔ اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں۔ اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں۔

ماں باپ کا غدار اللہ تعالیٰ کا وفادار نہیں ہو سکتا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جو شخص انسانوں کا شکر گزار نہیں ہے۔ وہ اللہ کا شکر گزار نہیں ہو سکتا۔“ اس فرمان نبوی کی بناء پر جو شخص ماں باپ جیسے مونس و غمخوار اور ان جیسے محسن و بہی خواہ سے غداری کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتا اور جس کی فطرۃ اتنی بگڑ چکی ہے۔ کہ بچپن سے لے کر جوانی تک اس احسان بے پایاں کا شب و روز مشاہدہ کرتا آیا ہے۔ جو ماں باپ اس پر کرتے آتے ہیں۔ جس کی فطرۃ اتنی بگڑ چکی ہے اور جس کی ذہنیت اتنی گندی ہو چکی ہے۔ وہ بے انتہا انعامات کے منعم اور بے انتہا احسانات کے محسن اللہ جل شانہ کا وفادار کب ہو سکتا ہے۔

خطرناک غلطی کا بیج بونے والے

نوجوانوں کی خطرناک غلطی یعنی ماں باپ کی دل آزاری کا بیج بونے والے دراصل خود ماں باپ ہی ہیں بچپن میں ماں باپ ہی نے یہ بیج بویا تھا۔ جس کا کڑوا پھل سب سے پہلے ماں باپ ہی کو چکھنا پڑتا ہے۔

قرآن مجید کی تعلیم نہیں دی

ماں باپ کا اور فقط ماں باپ کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے عموماً یا تو بچے کو جاہل رکھا۔ اور اگر پڑھایا تو باقی سب کچھ پڑھایا۔ نہیں پڑھایا تو قرآن مجید نہیں پڑھایا۔

قرآن مجید میں کیا ہے

قرآن مجید کی مبارک تعلیم کو بیسیوں عنوانات سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ قرآن مجید ذوی الحقوق کی فہرست بتلاتا ہے۔ (یعنی اے انسان تجھ پر کس کس کا حق ہے) پھر ان حقداروں کے نمبروں کی ترتیب بتلاتا ہے (کہ نمبر اول کس کا حق ہے اور نمبر دوم کس کا) پھر سب کے حق ادا کرنے کا طریقہ سمجھاتا ہے اور یہ یاد رہے کہ ان عنوانات پر سوائے قرآن کے اور کوئی کتاب نہیں بولتی۔ اگر وہ بالفرض بولے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کلام نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی کلام پاک سوائے قرآن مجید کے اور کوئی سطح دنیا پر موجود نہیں ہے کسی نے ٹھیک کہا ہے ؎

از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جو ز جو

ترجمہ:۔ اپنے عملوں کے نتیجہ سے بے خبر نہ رہ۔ گیہوں بونے سے گیہوں اگتی ہے اور جو سے جو۔

ہر مرض کا علاج ہے

اللہ تعالیٰ نے جس طرح جسمانی بیماریوں کے علاج پیدا کئے ہیں۔ اسی طرح روحانی بیماریوں کے بھی علاج ہیں۔ ماں باپ کی بیٹھ کر دل آزاری کرنا یہ ایک روحانی بیماری ہے۔ اسکے روحانی علاج کا نسخہ قرآن مجید ہے۔ تعلیم قرآن مجید کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کے کامل بندوں کی صحبت بھی نصیب ہو جائے۔ جن پر قرآن مجید کا عملی رنگ چڑھا ہوا ہو۔ پھر تو سونے پر سہاگہ ہو جائے گا۔ وما علینا الا البلاغ۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔

مرتبہ :- چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب

آج مؤرخہ ۴ ذیقعد ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۵۶ء مخدومنا و مرشدنا حضرت مولینا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے ذکر کے بعد مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

کامیاب زندگی کس کی ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی - اما بعد

آج میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کامیاب زندگی کس کی ہے؟ لاہور میں ہزاروں طالبعلم ہیں - ایک کامیاب ہوتا ہے اور اس کی کامیابی کا ذکر سینکڑوں کی زبانوں پر ہوتا ہے - ملازمت کے لئے درخواست دینے والے ہزاروں مگر کامیاب ہونیوالے معدودے چند ہوتے ہیں تجارت کرنیوالے ہزاروں مگر ان سے کامیاب ہونیوالے گنتی کے تاجر ہوتے ہیں غرضیکہ کامیابی کا لفظ زبان زد خلائق ہے۔

کامیابی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) فانی (۲) حقیقی فانی کامیابی کا تعلق اس دنیا کے ساتھ ہے اور حقیقی کامیابی کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو حقیقی کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین!

فانی کامیابی تو ہر شخص سینکڑوں دفعہ حاصل کرتا ہے - پرائمری - مڈل اور میٹرک کی جماعتوں میں کامیابی حاصل کی - یہ سب کامیابیاں یہیں رہ جائینگی - مرنے کے بعد فانی کامیابی بیکار ہو جاتی ہے مثلاً لڑکا پیدا ہوا - بہت خوشیاں منائی گئیں - وہ دو ماہ بعد مر گیا - سب خوشیاں ختم ہو گئیں - یہ عارضی خوشی تھی - اس کو کامیابی سمجھنا خام خیالی ہے - اب میں اس مضمون کو ذرا وضاحت سے عرض کرنا چاہتا ہوں

ہم یہاں کے رہنے والے نہیں ہیں - یہ عالم ناسوت یا عالم کثرت ہے - ہم یہاں عالم ملکوت یا عالم وحدت سے آئے ہوئے ہیں - وہاں فقط اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا - اور کسی سے نہ تھا - یہاں آکر بے شمار تعلقات ہو گئے - ہمیشہ عرض کیا کرتا ہوں کہ انسان روح کا نام ہے جسم کا نام انسان نہیں ہے - یہ تو اس کا لفافہ ہے - روح اس کے اندر ملفوف ہے - مرنے کے بعد یہ علیحدہ ہوتا ہے - یہ جسم تو انسان کی لاش ہے - آپ میری لاش کو دیکھ رہے ہیں اور میں آپ کی لاشوں کو دیکھ رہا ہوں - روح عالم ملکوت سے آئی ہوئی ہے -

قرآن مجید میں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-
وَیَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا
(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰ پ ۱۵)

(ترجمہ :- اور وہ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں (ان سے) فرما دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے امر میں سے ہے اور تم کو اس کے متعلق علم نہیں دیا گیا - مگر تھوڑا) روح کے متعلق ہمیں پتہ نہیں کہ یہ کیا چیز ہے جسم کے متعلق ہمیں پوری معلومات ہیں - کہ یہ مٹی سے بنا ہوا ہے - یہ پہلے نطفہ تھا - نطفہ سے علقہ - علقہ سے مضغہ بنا - پھر اس پر ہڈیاں اور گوشت پوست چڑھائے گئے - عالم وحدت میں ہمارا (روح کا) تعلق فقط اللہ تعالیٰ سے تھا - جب ہمیں اس عالم کثرت میں لایا گیا تو ہمارا تعلق ماں - باپ - بہن - بھائی - بیوی بچوں وغیرہ سے بھی ہو گیا - یہ سب عزیز واقارب بڑے پیارے ہوتے ہیں - ان سب میں رہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ حقیقی تعلق میرے سوا کسی سے نہ رکھا جائے - سورہ آل عمران رکوع ۲ پ ۳ میں ان تعلقات کے متعلق یوں ارشاد فرماتے ہیں :-

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَۃِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

(ترجمہ :- لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے فریفتہ کیا ہوا ہے - جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی - یہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے)

سب سے پہلے بیوی کا نام لیا ہے - بیوی آئی تو ماں باپ بھول گئے - اس کے بعد بیٹوں کا ذکر فرمایا - ان کے کھانے پینے کے لئے دولت چاہیئے - پھر اس کا ذکر فرمایا - پھر سواری - گائے بھینس - کھیتی باڑی کا ذکر فرمایا - ان سب کی محبت انسان کے دل میں ڈالی گئی ہے - لیکن ان کو دنیا کے ہی ساز وسامان کہا گیا ہے - کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

ان میں ہی دل نہ گڑ جائے - آگے پتے کی بات فرماتے ہیں - وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰب ادھر کے ٹھکانے کا بھی خیال رکھنا - اس کے متعلق کسی اللہ والے نے کہا ہے ؎

دلا تو رسم تعلق ز مرغ آبی جو
گرچہ غرق بدریاست خشک پر برخاست

حج کے سفر میں سمندر میں یہ نظارہ دیکھنے میں آتا ہے سمندر میں ایک آبی پرندہ بیٹھا ہوا نظر آتا ہے تھوڑی دیر کے بعد ایک موج آتی ہے - ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غرق ہو گیا - اسی طرح موجیں اس کے اوپر سے گذرتی رہتی ہیں - جب دل چاہتا ہے وہ اڑ جاتا ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پروں پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا -

کسی دوسرے شاعر نے کہا ہے ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

اس کا بھی وہی مطلب ہے کہ انسان سب میں رہے مگر دل میں سوائے اللہ کے اور کسی سے تعلق نہ ہو - اصل کامیابی حاصل کرنے والوں کا ذکر اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں :-

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ
جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ
عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا
الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط
ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ

(سورۃ البیّنہ پارہ ۳۰)

ترجمہ:- بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے - یہی بہترین مخلوق ہیں - ان کی جزاء ان کے رب کے ہاں ہمیشگی کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں - وہ اس میں سدا رہیں گے - اللہ ان سے راضی ہوا - اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے - یہ اس کے لئے (جزا) ہے - جو اپنے رب سے ڈرا -)

سورہ الصّف رکوع ۲ پ ۲۸ میں بھی فرماتے ہیں :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ
اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ
مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَ
اَنْفُسِکُمْ ط ذٰلِکُمْ اِنْ کُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ
وَیُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً
فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِکَ
الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

ترجمہ:- اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کا پتہ دوں - جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے - اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو - یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو - وہ تمہارے گناہ بخش دے گا - اور تمہیں جنت میں داخل کرے گا - جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشگی کے باغوں میں ستھری رہائش گاہیں - یہ بڑی کامیابی ہے)

اصل کامیابی یہ ہے اس کا پروگرام یہ بتلایا گیا :-

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ

اس آئینہ میں مسلمانوں کا منہ دیکھیے - کتنے ہیں جن کو اس کامیابی کے حاصل کرنے کا شوق ہے حضورؐ کے دروازہ کا غلام اور کسی اہل اللہ کا تربیت یافتہ ہو تو اس کی صحبت میں یہ رنگ چڑھتا ہے - اس کا پروگرام سورۃ البینہ اور سورۃ الصّف کی مندرجہ بالا آیات میں بیان فرمایا گیا ہے

ع چیست دنیا از خدا غافل بدن

ایک پٹواری دنیا دار ہو سکتا ہے - اگر اس کا دل خدا کی یاد سے غافل ہے ایک کروڑپتی دیندار ہو سکتا ہے اگر اس کے دل میں خوف خدا ہے اور وہ کمانے اور خرچ کرنے میں رضائے الٰہی کا خیال رکھتا ہے

انسان کو جب ٹھوکر لگتی ہے تو پھر سمجھ آتی ہے کہ اس دنیا میں سب طمع کے یار ہیں -

بے طمع کا یار فقط اللہ تعالےٰ ہے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا پھر اللہ والے بے طمع کے یار ہوتے ہیں ان کو فقط اللہ کے نام سے محبت ہوتی ہے -

حقیقی کامیابی حاصل کرنے والے حضرات کا ذکر اس آیت میں بھی آتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ
اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

(سورہ حٰم السجدہ رکوع ۴ پ ۲۴)

(ترجمہ:- بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر ڈٹ گئے - ان پر فرشتے نازل ہوں گے - کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ - اور اس جنت کی خوشخبری ہو - جس کا تم کو وعدہ دیا گیا تھا)

یہ دنیا اور آخرۃ دونوں جگہ کامیاب ہونے والے ہیں قرآن مجید کی تعلیم اور اللہ والوں کی صحبت ہو تو آہستہ آہستہ ان باتوں کی سمجھ آ جاتی ہے اور رنگ چڑھ جاتا ہے - جن کو نہ قرآن کی تعلیم اور نہ صحبت نصیب ہے - ان کو نہ قبر کا خیال ہے نہ حضورؐ کے حوض کوثر سے پانی پلائے جانے کا خیال ہے - ان کے متعلق اکبر الہ آبادی مرحوم فرماتے ہیں :-

انہوں نے دین کب سیکھا ہے جا کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

قرآن مجید پڑھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس دنیا میں ہم نہ تو پاس کرنے کے لئے آئے ہیں اور نہ جائدادیں بنانے کے لئے -

اپنا امتحان لیا کیجئے کہ دنیا سے دل برداشتہ ہیں یا دنیا کی چیزوں میں گڑا ہوا ہے - ایک دفعہ میں اور حضرت مولینا عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک رئیس کے ہاں ٹھیرے - وہاں حضرت مولینا اتنے تنگ ہوئے کہ مجھ سے فرمانے لگے کہ تم نے مجھے جیل خانہ میں ڈال دیا - مجھے جلدی یہاں سے نکالو - اللہ والوں کو دنیا کی چیزوں سے بو آتی ہے - شریعت نے حرام کی تاثیر کو تسلیم کیا ہے - رنڈی کی حرام کی کمائی سے بنی ہوئی مسجد کو شریعت مسجد تسلیم نہیں کرتی - اس کے بعد ہم وہاں سے اجازت لے کر حضرت مولینا کے گاؤں میں ایک چھپر میں آ گئے - وہاں ان کو چین آیا -

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو حقیقی کامیابی نصیب فرمائے - آمین! یا الٰہ العلمین -

انتقال پُر ملال

(۱) حضرت مولینا مناظر احسن گیلانیؒ کی وفات سے علمی ادبی اور مذہبی حلقوں میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے - جس کا پر ہونا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے - اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - آمین!

(۲) ڈاکٹر خدا داد خاں صاحب سابق سب اسسٹنٹ سرجن (ریلوے) ۳ جون ۱۹۵۶ء کو اپنے مکان واقع مسلم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں انتقال فرما گئے - انا للہ و انا الیہ راجعون!

از جناب خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب

عیش کر غافل نہ تو آرام کر — مال حاصل کر نہ پیدا نام کر
یادِ حق دُنیا میں صبح و شام کر — جس لئے آیا ہے تو وہ کام کر
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مال و دولت کا بڑھانا ہے عبث — زائد از حاجت کمانا ہے عبث
دل کا دُنیا سے لگانا ہے عبث — رہگذر کو گھر بنانا ہے عبث
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عیش و عشرت کے لئے انساں نہیں — یاد رکھ تو بندہ ہے مہماں نہیں
غفلت و مستی تجھے شایاں نہیں — بندگی کر تو اگر ناداں نہیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کج رَوں کی یہ چہک اور یہ مہک — دیکھ کر ہرگز نہ رستے سے بھٹک
ساتھ ان کا چھوڑ ہاتھ اپنا جھٹک — بھول کر بھی پھر نہ پاس اُن کے پھٹک
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

حُسنِ ظاہر پہ اگر تو جائے گا — عالمِ فانی سے دھوکا کھائے گا
یہ منقش سانپ ہے ڈس جائے گا — رہ نہ غافل یاد رکھ پچھتائے گا
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دارِ فانی کی سجاوٹ پہ نہ جا — نیکیوں سے اپنا اصلی گھر سجا
پھر وہاں بس چین کی بنسی بجا — انہ قد فاز فوزاً عظیما
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

خانۂ رنگیں ہے یہ دارِ جہاں — طفلِ ناداں بن کے ریجھ اس پہ نہ ہاں
واہ تو نے دل لگایا ہے کہاں — تجھ کو رہنا ہی ہے کتنے دن یہاں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تو ہے اس عبرت کدے میں بھی مگن — گو یہ ہے دار المحن بیت الحزن
عقل سے خارج ہے بیٹرا چلن — چھوڑ غفلت عاقبت اندیش بن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تیری غفلت ہے بے عقلی بڑی — مسکراتی ہے قضا سر پر کھڑی
موت کو پیشِ نظر رکھ ہر گھڑی — پیش آنے کو ہے یہ منزل کڑی
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

گرتا ہے دُنیا پہ تو پروانہ وار — گو تجھے چلنا پڑے انجام کار
پھر یہ دعویٰ ہے کہ ہم ہیں ہوشیار — کیا یہی ہے ہوشیاروں کا شعار
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

حیف دُنیا کا تو ہو پروانہ تو — اور کرے عقبیٰ کی کچھ پروا نہ تو
کس قدر ہے عقل سے بیگانہ تو — اس پہ بنتا ہے بڑا فرزانہ تو
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دفن خود صدہا کئے زیرِ زمیں! — پھر بھی مرنے کا نہیں حق الیقیں
تجھ سے بڑھ کر بھی کوئی غافل نہیں — کچھ تو عبرت چاہئے نفسِ لعیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یوں نہ اپنے آپ کو بیکار رکھ — آخرت کے واسطے تیار رکھ
غیر حق سے قلب کو بیزار رکھ — موت کا ہر وقت استحضار رکھ
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تو سمجھ ہرگز نہ قاتل موت کو — زندگی کا جان حاصل موت کو
رکھتے ہیں محبوب عاقل موت کو — یاد رکھ ہر وقت غافل موت کو
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ترک اب ساری فضولیات کر — یوں نہ ضائع اپنی تو اوقات کر
رہ نہ غافل یادِ حق دن رات کر — ذکر و فکر ہاذم اللذات کر
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہ تری مجذوب حالت اور یہ سن — ہوش میں آ اب نہیں غفلت کے دن
اب تو بس مرنے کے دن ہیں وقت گن — کس کمر درپیش ہے منزل کٹھن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہ تیری پیرانہ مستی تابکے — یہ تیری شہوت پرستی تابکے
یہ ترا گھر اور گھرستی تابکے — تابکے یہ تیری ہستی تابکے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کر نہ تو پیری میں غفلت اختیار — زندگی کا اب نہیں کچھ اعتبار
حلق پر ہے موت کے خنجر کی دھار — کر بس اب اپنے کو مُردوں میں شمار
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

گذشتہ سے پیوستہ

ولادۃ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

از امام الہند مولانا ابوالکلام صاحب آزاد مدظلہ العالی
(مرسلہ محمد اشفاق خاں صاحب اکرشن نگر ــ لاہور)

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو خدام الدین مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۵۶ء)

آتش شریعۃ

اس موسم کی خوشیاں اس لئے تھیں کہ اسی میں اللہ کی عدالت کی وہ "آتشیں شریعت" کوہ فاران پر نمودار ہوئی، جس کی تعبیر کی چوٹیوں پر صاحب تورات کو خبر دی گئی تھی، اور جو مظلومی کے آنسو بہانے، مسکینی کی آہیں نکالنے اور ذلت و نامرادی سے ٹھکرائے جانے کے لئے دنیا میں نہیں آئی تھی، بلکہ اس لئے آئی تھی کہ اعدائے حق و عدالت، ناکامی کے آنسو بہائیں، دشمنان الٰہی مسکینی کے لئے چھوڑ دیے جائیں، ضلالت و شقاوت، نامرادی و ناکامی کی ذلت سے ٹھکرائی جائے اور سچائی و راستی کا عرش عظمت و اجلال نصرت الٰہی کی کامرانیوں اور اقبال و فیروزی کی فتحمندیوں کے ساتھ تمام کائنات ارضی میں اپنی جبروتیت و قدوسیت کا اعلان کرے، پس وہ اللہ کے ہاتھ کی چمکائی ہوئی ایک تلوار تھی، جس کی ہیبت و قہاریت نے باطل پرستی کی تمام طاقتوں کو لرزا دیا اور کلمۂ حق کی پادشاہت اور دائمی فتح کی دنیا کو بشارت سنائی۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون ○

وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی سعادت کے قیام، اور ضلالت کی مقہوریت کے لئے دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ تمام دینوں پر اسے غالب کر دے، پس اس کی حقانیت کی طاقت ہی آخر میں دائمی اور عام فتح پانے والی ہے اگرچہ مشرکوں پر ایسا ہونا بہت ہی شاق گذرے۔

وہ ذلت کا زخم نہ تھا، بلکہ نامرادی کا زخم لگانے والا ہاتھ تھا، وہ مظلومی کی تڑپ نہ تھی، بلکہ ظلم کو تڑپانے والی شمشیر تھی، وہ مسکینی کی بیقراری نہ تھی، بلکہ دنیا کو بیقرار کرنے والوں نے اس سے بیقراری پائی، وہ درد و کرب میں مبتلا کرنے والوں کو اس سے بے چینی کا بستر ملا، وہ جو کچھ لایا، اس میں غمگینی کی چیخ نہ تھی، ماتم کی آہ نہ تھی، ناتوانی کی بے بسی نہ تھی، اور حسرت و مایوسی کا آنسو نہ تھا، بلکہ یکسر شادمانی کا غلغلہ تھا، جشن و مراد کی بشارت تھی کامیابی و عیش فرمائی کی بہار تھی، طاقت اور فرمان فرمائی کا اقبال تھا، امید اور یقین کا خندۂ عیش تھا، زندگی اور فیروزمندی کا پیکر و تمثال تھا فتحمندی کی ہمیشگی تھی اور نصرت و کامرانی کی دائمی۔

ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون ○ نحن اولیاؤکم فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة ولکم فیها ما تشتهی انفسکم ولکم فیها ما تدعون ط

اللہ کے وہ صالح بندے جنہوں نے دنیا کی تمام طاقتوں سے کٹ کر کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں پھر ساتھ ہی اس پر جم گئے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی خدا پرستی کو قائم کیا، سو وہ لوگ ہیں کہ کامرانی و فتحمندی کے لئے خدا نے ان کو چن لیا ہے، وہ اپنے ملائکہ نصرت کو ان پر بھیجتا ہے، جو ہر دم پیام شادمانی و کامیابی پہنچاتے ہیں کہ نہ تو تمہارے لئے خوف ہے اور نہ کسی طرح کی غمگینی، دنیا کی زندگی میں بھی تم خدا کی نصرت و حمایت سے فتحمند و کامیاب ہو گے، اور آخرت میں بھی خدا کی مہربانیوں سے بامراد اللہ کی تمام نعمتیں صرف تمہارے ہی لئے ہیں۔ تم جو نعمت چاہو گے، تمہیں ملے گی، اور جس چیز کو پکارو گے پاؤ گے۔

لا تهنوا ولا تحزنوا

کیونکہ وہ جو ربیع الاول میں آیا، اس نے کہا کہ غم اور ناکامی ان کے لئے ہونی چاہیئے جن کے پاس کامیابی اور نصرت بخشنے والے کا رشتہ نہیں ہے، پر وہ جنہوں نے تمام انسانی اور دنیاوی طاقتوں سے منہ موڑ کر صرف خدا کی قدوس طاقت کے ساتھ وفاداری کی، اور اس ذات کو اپنا دوست بنا لیا جو ساری خوشیوں کا دینے والا اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ ہے تو وہ کیونکر غمگینی پا سکتے ہیں، اور خدا کے دوستوں کے ساتھ اس کی زمین میں کون ہے جو دشمنی کر سکتا ہے۔

ذلك بان الله مولى الذین آمنوا وان الکافرین لا مولیٰ لهم (۴۷: ۱۲)

اس لئے کہ اللہ مومنوں کا دوست اور حامی ہے مگر کافروں کا نہیں جنہوں نے اس سے انکار کیا۔

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمۂ حق و عدل کی خدمت گذاری کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا، وہ کسی سے نہیں ڈر سکتے، البتہ ان کی ہیبت اور قہاریت سے دنیا کو ڈرنا چاہیئے۔

فلا تخافوهم وخافون ان کنتم مؤمنین (۳: ۱۷)

دشمنان حق کی شیطانی ہستیوں سے نہ ڈرو، اگر فی الحقیقت تم مومن ہو۔

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزا باہم جمع ہو سکتے ہیں، آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں شیر اور بکری ہو سکتا ہے کہ ایک گھاٹ سے پانی پی لیں، لیکن "خدا کا ایمان" اور "انسان کا خوف" یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں، اور اگر ایک بدبخت ایمان الٰہی کا دعوےٰ کر کے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے تو تم اُسے ان سنگ دل اور پتھروں کی طرح ٹھکرا دو جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آ جاتے ہیں، تاکہ دوڑنے والوں کے لئے ٹھوکر بنیں، کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہے۔

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ـ الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون ○

نہ ہراساں ہو اور نہ غمگین ہو، تم ہی سب پر غالب آنے والے ہو، اگر تم سچے مومن ہو، یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کے دوست اور اس کے چاہنے والے ہیں، ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کبھی وہ غمگین ہوں گے

استبدال النعمۃ

لیکن آج جبکہ تم عید میلاد کی مجلس منعقد کرتے ہو، تو تمہارا کیا حال ہے؟ وہ تمہاری دولت کہاں ہے، جو تمہیں دی گئی تھی؟ وہ تمہاری نعمت کامرانی کدھر گئی جو تمہیں سونپی گئی تھی؟ وہ تمہاری روح حیات کیوں تمہیں چھوڑ کر چلی گئی، جو تم میں پھونکی گئی تھی؟ آہ! تمہارا خدا تم سے کیوں روٹھ گیا؟ اور تمہارے آقا نے کیوں تم کو صرف اپنی غلامی کے لئے نہ رکھا؟ کیا ربیع الاول کے آنے والے نے خدا کا وعدہ نہیں پہنچایا تھا کہ عزت صرف تمہارے ہی لئے ہے؟ اور اس دولت کا اب زمین پر تمہارے سوا کوئی وارث نہیں؟

ان العزة لله ولرسوله وللمؤمنین ولکن

عزت اللہ کے لئے ہے اس کے رسول کے لئے

دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے پر آنکھوں والوں کی طرح خوشیاں منائے ــــــ؟

پھر تم بتاؤ کہ تم کون ہو؟ تم غلاموں کا ایک گلہ ہو جس نے اپنے نفس کی غلامی، اپنی خواہشوں کی غلامی، ماسوی اللہ رشتوں کی غلامی، اور غیر الٰہی طاقتوں کی غلامی کی زنجیروں سے اپنی گردن کو چھپا دیا ہے، تم پتھروں کا ایک ڈھیر ہو، جو خود ہل سکتا ہے اور نہ اس میں جان اور روح ہے، البتہ چُور چُور ہو سکتا ہے، اور ایک دوسرے پر پھینکا جا سکتا ہے، تم غبارِ راہ کی ایک مُشت ہو جس کو ہوا اڑا لے جائے تو اڑ سکتی ہے، ورنہ وہ صرف اس لئے ہے تاکہ ٹھوکروں سے روندی جائے، اور جولانِ قدم سے پامال کی جائے فیا للرزیتہ ویا للمصیبتہ۔ ؎

گلگونہ عارض ہے نہ ہے رنگ حنا تو؟
اے خوں شدہ دل، تو تو کسی کام نہ آیا!

پھر اے غفلت کی ہستیو! اور اے بے خبری کی سرگشتہ خواب روحو! تم کس مُنہ سے اس کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہو، جو حریت انسانی کی بخشش، حیات روحی ومعنوی کے عطیّہ اور کامرانی اور فیروز مندی کی خسروی دینے کے لئے آیا تھا۔ اللہ اللہ غفلت کی نیرنگی، اور انقلاب کی بوقلمونی! ماسوی اللہ کی عبودیت کی زنجیریں پاؤں میں ہیں، انسانوں کی مملوکیت ومرعوبیت کے حلقے گردنوں میں، ایمان باللہ کے ثبات سے دل خالی، اور اعمال حقہ حسنہ کی زندگی سے روح محروم! ان سامانوں اور طیاریوں کے ساتھ تم مستعد ہوتے ہو کہ ربیع الاول کے آنے والے کی یاد کا جشن مناؤ ــــ جس کا آنا خدا کی عبودیت کی فتح، غیر الٰہی عبودیت کی ہلاکت، حریت صادقہ کا اعلان حق، عدالت حقہ کی ملکیت کی بشارت، اور اُمّتہ عادلہ وقائمہ کے تمکن وقیام کی بنیاد تھا!

فما لهؤلاء القوم لا يكادون يفقهون حديثا؟

پس اے غفلت شعارانِ ملّت! تمہاری غفلت پر صد فغان وحسرت، اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالۂ وبکاء! اگر تم اس ماہ مبارک کی اصلی عظمت وحقیقت سے بے خبر ہو، اور صرف زبانوں کے ترانوں، در و دیوار کی آرائشوں اور روشنی کی قندیلوں ہی ہیں اس کے مقصد ویادگاری کو گم کر دو! تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ....

یہ ماہِ مبارک اُمتہ مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے، خداوندی پادشاہت کے قیام کا اولیں اعلان ہے، خلافت ارضی ووراثت الٰہی کی بخشش کا سب سے پہلا موسم ہے، پس اس کے آنے کی خوشی اور اس کے تذکرے اور یاد کی لذت ہر اس شخص کی روح پر حرام ہے، جو اپنے ایمان اور عمل کے اندر اس پیغام الٰہی کی تعمیل واطاعت اور اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کے لئے کوئی نمونہ نہیں رکھتا!

وصلی اللہ علی النبی الامی وآلہ واصحابہ وبارك وسلم۔ آمین!

مہذّب بردہ فروشی یا مُقابلۂ حسن

از جناب خاموش مبلغ صاحب ملتان

نام نہاد جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے موجودہ حسن نواز سربراہوں نے دشمن اخلاقِ اسلام عنصر کی دلجوئی کرتے ہوئے مسلمانانِ پاکستان کے دلوں سے شعائر اسلامی کی وقعت محو کرنے کی خاطر عرصہ نو سال سے مذموم منصوبہ بنا رکھا ہے اور فواحشات ومنکرات کو پھیلانے کے لئے ایک زبردست مہم چلا رکھی ہے۔ جو درد مند غیور مسلمانوں کے لئے انتہائی ناقابلِ برداشت ہے۔ جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کو بدنام کرنے کی خاطر اسلامی تعلیمات کی ترویج واشاعت کی بجائے:۔

- نئے نئے سینما گھروں کا اجراء
- رقص وسرود کی تفریحی مجالس
- نام نہاد صنعتی نمائشیں
- عالمی مقابلۂ حُسن میں بے شرم وبے حیا حسینانِ ملک کی مجوزہ شرکت۔
- فحاشیوں اور بد اخلاقیوں کی عام نشو ونما۔
- بے پردگی اور عریانی کی آبرو ریز وبا

غیرت وحیا دامنِ اسلام پر تہذیبِ افرنگ کی ایک ضربِ کاری ہے۔ جو اسلام پسند غیور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے نفاق وفجار کا کھلا چیلنج ہے

ضرورت ہے کہ مغرب زدہ برسر اقتدار گروہ اپنی حسن پرستی اور ہلاکت آفریں بدکرداریوں کی ترویج واشاعت سے اخلاقِ حسنہ کو پامال نہ کریں اور مذہبی دیوانوں کے جذبات سے کھیلنے کی مذموم کوششوں سے باز آئیں خداوندِ جبار وجبار کے غیظ وغضب کو للکار کر معتوب نہ بنیں۔

بے غیرت اور دیوث فریفتگانِ حسن کے نت نئے کارہائے تعیش دادِ مذمت وملامت کے واقعی مستحق ہیں۔

جملہ دردمندان اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اس اسلام سوز منصوبہ کی نشان دہی فرمائیں۔ اور تحفظ اخلاق اسلامی کے ٹھوس تجاویز سے عوام میں مذہبی بیداری اور مدافعتی شعور پیدا کرنے کی مؤثر جدوجہد کی جائے۔

استدعائے دعا

اے خاصۂ خاصانِ رسلؐ وقت دعا ہے
امّت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین کہ نکلا تھا بڑی شان سے گھر سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

بقیہ اداریہ

(صـ۳ سے آگے)

ماتحت ہمیں یقین ہے کہ ان افواہوں کے ذریعے اللہ تعالےٰ ہمیں تنبیہ فرما رہے ہیں۔ اگر سیلاب آیا تو وہ مادی اسباب کے باعث نہ آئےگا۔ نہ مادی اسباب اسکے ہم پر مسلط ہونے کا ذریعہ بنیں گے۔ حقیقت میں وہ ہماری اپنی شامت اعمال ہوگی۔ جو سیلاب کی صورت میں نمودار ہوگی حکومت سیلاب کے مادی اسباب کی روک تھام کی فکر کر رہی ہے۔ مگر اس کے باطنی اسباب سے بالکل غافل ہے الناس علی دین ملوکھم کے ماتحت عوام بھی باطنی اسباب سے بے نیاز نظر آتے ہیں۔ اب تو صرف افواہیں ہی اُڑ رہی ہیں۔ ان سے عبرت حاصل کرنا یہ تو بہت بڑی سعادت ہے، جو کسی کو نصیب ہو سکتی ہے۔ گزشتہ سال جب ہم سیلاب کی زد میں آچکے تھے تو ہم نے اس وقت عبرت حاصل نہ کی۔

ہم اربابِ حکومت سے درخواست کریں گے کہ خدارا مادی اسباب سے نظر ہٹا کر باطنی اسباب پر غور کیجئے۔ اپنا اور رعایا کا تعلق باللہ درست کرنے کی کوشش کریں۔ پھر انشاء اللہ العزیز نہ افواہیں اڑیں گی اور نہ راوی اور دوسرے دریاؤں کو مجال ہوگی کہ وہ پاکستان کے کسی علاقہ میں بھی سیلاب لا سکیں۔

حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کو جب عذاب کے آثار نظر آئے تو سب نے باہر میدان میں جا کر بارگاہِ الٰہی میں توبہ واستغفار کی۔ تو اللہ تعالےٰ کے حکم سے عذاب ٹل گیا یہی نسخہ آپ بھی آزمایئے۔ انشاء اللہ اول تو سیلاب آئے گا نہیں۔ اگر آیا تو ٹل جائیگا اگر ہمارا تعلق باللہ درست نہ ہوا۔ اور ہم نے مادی اسباب پر توجہ مبذول کئے رکھی۔ تو وقت آنے پر ہماری ساری محنت رائیگاں ثابت

وہ امور جو عذاب قبر سے نجات دینے والے ہیں

از جناب حاجی کمال الدین صاحب مدرس کارپوریشن لاہور

ماں باپ کیساتھ سلوک کرنا

عبدالرحمٰن بن سمرۃ سے روایت ہے ۔ کہ ایک روز ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے ۔ پھر فرمایا ۔ کہ میں نے آج عجیب ماجرا دیکھا ہے ۔ میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ ملک الموت آئے ۔ تا کہ اس کی روح قبض کریں ۔ تو اس کے پاس اُس کا اُس کے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنا آیا اور اُس نے ان کو اُس سے پھیر دیا ۔

وضو :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا ۔ کہ اس پر عذاب قبر کھولا گیا ۔ تو اس کے پاس اس کی وضو آئی ۔ اور اس نے اس کو اس سے بچالیا

ذکر الٰہی :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا ۔ کہ اس کو شیطان نے گھیر لیا ۔ تو اس کے پاس ذکر الٰہی آیا ۔ اور اس نے اس کو ان کے درمیان سے بچالیا

نماز :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا ۔ کہ اس کو ملائکہ عذاب نے گھیر لیا ۔ تو اس کے پاس اس کی نماز آئی اور اس نے اس کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیا ۔

روزہ :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا ۔ کہ وہ پیاس کے سبب ہونس رہا ہے اور جب حوض پر آتا ہے ۔ تو اُس سے روک دیا جاتا ہے ۔ تو اس کے پاس اس کا روزہ آیا ۔ تو اس نے اس کو پانی پلایا ۔ اور اس کو سیراب کردیا ۔

جنابت سے غسل کرنا :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا ۔ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حلقہ حلقہ بیٹھے ہیں ۔ پس جب وہ کسی حلقہ سے قریب ہوتا ہے ۔ تو وہ اس کو بھگا دیتے ہیں ۔ تو اس کا جنابت سے غسل کرنا آیا ۔ اور اُس نے اس کا ہاتھ پکڑا ۔ اور اس کو میرے قریب بٹھا دیا ۔

حج اور عمرہ

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے آگے بھی اندھیرا ہے ۔ اور پیچھے بھی اندھیرا ہے ۔ اور اس کے داہنی جانب بھی اندھیرا ہے ۔ اور اس کے بائیں جانب بھی اندھیرا ہے اور اس کے اوپر بھی اندھیرا ہے اور اس کے نیچے بھی اندھیرا ہے ۔ اور وہ اس میں حیران ہو رہا ہے ۔ اور پھر اس کے پاس اس کا حج اور عمرہ آیا ۔ اور انہوں نے اس کو اندھیرے سے نکالا ۔ اور روشنی میں داخل کردیا ۔

صلہ رحمی :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا ۔ کہ وہ مومنین سے بات کرتا ہے ۔ اور مومنین اس سے بات نہیں کرتے ہیں ۔ تو اس کے پاس اس کا صلہ رحمی کرنا آیا ۔ اور اس نے کہا کہ اے معشر المومنین تم اس سے بات کرو سو وہ اس سے بولنے لگے ۔

صدقہ :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا ۔ کہ وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے منہ کو لپٹ اور آگ کے شعلوں کو بچا رہا ہے تو اس کے پاس اس کا صدقہ آیا ۔ تو وہ اس کے منہ پر پردہ اور اس کے سر پر سائبان ہوگیا

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا ۔ کہ اس کو ہر طرف سے دوزخ کے پیادوں نے پکڑ لیا ہے ۔ تو اس کے پاس اس کا امر بالمعروف ونہی عن المنکر آیا ۔ اور اُس نے اس کو ان کے ہاتھوں سے چھوڑا لیا ۔ اور اس کو ملائکہ رحمت کے ساتھ داخل کردیا ۔

حسن خلق :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا ۔ کہ وہ اپنے دونوں گھٹنوں پر بیٹھا ہے ۔ اور اس کے اور خدا کے درمیان ایک پردہ ہے تو اس کے پاس اس کا حسن خلق آیا اور اُس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اُسکو اللہ پہ داخل کردیا ۔

خوفِ خدا :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے صحیفے نے اُس کا بائیں جانب سے قصد کیا ۔ تو اُس کے پاس اُس کا خدا سے ڈرنا آیا ۔ اور اُس نے اس کا صحیفہ لے کر دہنے ہاتھ میں دیدیا

بچے جو صغیر سنی میں مرگئے تھے

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کی ترازو ہلکی ہوگئی ۔ تو اُس کے پاس اس کے صغیر سن بچے آئے اور انہوں نے اس کی ترازو کو بھاری کردیا ۔

اللہ سے ڈرنا :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک کنارہ دوزخ پر کھڑا ہے ۔ تو اس کے پاس اُس کا اللہ سے ڈرنا آیا ۔ تو اُس نے اسکو اُس سے بچالیا ۔ اور وہ چلا گیا ۔

خوفِ خدا سے رونا :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ آگ میں گر پڑا ۔ تو اس کے پاس اس کے آنسو آئے جن کے ساتھ کہ وہ خوف خدا سے دنیا میں رویا تھا ۔ سو انہوں نے اس کو آگ سے چھوڑا لیا

حسن ظن باللہ :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پل صراط پر کھڑا ہوا کھجور کے پتے کی طرح کانپ رہا ہے ۔ تو اس کے پاس اُس کا اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھنا آیا ۔ اور اُس نے اُس کی کپکپی کو ٹھہرا دیا ۔

نبی اللہ پر درود شریف پڑھنا

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو پلصراط پر دیکھا ۔ کہ وہ کبھی کانپتا ہے ۔ اور کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے ۔ تو اُس کے پاس اُس کا مجھ پر درود بھیجنا آیا تو اُس نے اُس کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کیا ۔ اور وہ پل صراط پر چلا گیا ۔

کلمہ توحید :-

اور میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ جنت کے دروازوں پر پہنچ گیا ۔ تو اُس سے

ورے دروازے بند کر دئے گئے۔ تو اُس کے پاس شہادت لا الٰہ الا اللہ آئی اور اُس نے اُس کیلئے دروازہ کھلوایا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

چغلخوری :-

اور میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا۔ کہ ان کے ہونٹ کترے جا رہے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ اے جبرئیل یہ کون ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ لوگ ہیں۔ جو لوگوں کے درمیان چغلخوری کرتے پھرتے تھے

اتہام :-

اور میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی زبانوں پر لٹکے ہوئے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ اے جبرئیل یہ کون ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ وہ ہیں جو مؤمنین مرد اور مومنین عورتوں کو اس امر کے ساتھ تہمت لگاتے تھے۔ جس سے وہ بری تھے۔ قرطبیؒ نے کہا ہے۔ کہ یہ حدیث عظیم ہے۔ اس میں اُن اعمال مخصوصہ کو ذکر کیا ہے۔ جو کہ اہوال مخصوصہ سے نجات دیتے ہیں

شہادت :-

ترمذی اور ابن ماجہ نے مقدام بن معدی کربؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک شہید کے لئے چھ خصلتیں ہیں۔ اُس کو اُس کے اوّل قطرہ خون کے ساتھ جو اس کے بدن سے گرتا ہے۔ یا اس کے بدن سے اچھلتا ہے بخشدیا جاتا ہے۔ اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھتا ہے۔ اور وہ عذاب قبر سے پناہ میں رکھا جاتا ہے۔ اور وہ فزع اکبر سے امن میں رہتا ہے اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے۔ جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اور اس کا ستر حور عین کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے۔ اور اس کے قرابت داروں میں سے ستر آدمیوں میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

بیماری شکم :-

ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے سلمان بن مرو اور خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جس کسی کو اس کے پیٹ نے قتل کیا ہے۔ اس کو اُس کی قبر میں عذاب نہیں کیا جاتا۔ ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن بھی بتایا ہے۔

طول قنوت اور طول سجود :-

ابونعیم نے سلمان فارسیؓ سے روایت کیا ہے۔ اور ان کو بعض اہل کتاب نے خبر دی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے۔ کہ طول قنوت امان ہے۔ صراط پر اور طول سجود امان ہے عذاب قبر سے۔

قرأت سورۂ تبارک الذی

عبد نے اپنی مسند میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ کیا میں تجھکو ایک حدیث کا تحفہ نہ دوں کہ اُس سے خوش ہو۔ کہا ہاں کہا۔ کہ تو سورۂ تبارک الذی پڑھا کر اور اس کو اپنے گھر والوں اور اپنی ساری اولاد اور اپنے ہمسایوں کے بچوں کو سکھا۔ کیونکہ وہ نجات دلانے والی اور جھگڑنے والی ہے۔ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کے لئے لڑے یا جھگڑے گی۔ اور اس کے لئے اس امر کی طالب ہوگی۔ کہ اس کو عذاب دوزخ سے نجات دے۔ اور اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچاوے۔

خلف بن ہشام نے فضائل قرآن میں اور حاکم اور بیہقی وغیرہما نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ سورہ ملک مانعہ ہے۔ کہ عذاب قبر سے روکنے والی ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو اس کی قبر میں اس کے سرہانے سے لایا جاویگا۔ (یعنی عذاب) تو وہ کہیگی۔ کہ تجھ کو مجھ پر کوئی راہ نہیں اُس نے تو مجھ میں سورہ ملک کو یاد کیا تھا۔ پھر وہ اس کے پاؤں کی جانب سے لایا جاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ تجھ کو مجھ پر کوئی راہ نہیں۔ وہ تو سورۂ ملک کے ساتھ ہم پر کھڑا ہوتا تھا۔

نسائی نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی ہر رات سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتا ہے۔ تو اس کے سبب اللہ اس کو عذاب قبر سے باز رکھتا ہے۔ اور ہم رسول اللہ کے زمانے میں اس کو مانعہ کہا کرتے تھے۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بسند ضعیف انسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایک شخص مرگیا۔ اور اُس کے ساتھ کتاب اللہ سے تبارک الذی کے سوا کچھ نہ تھا۔ پس جب وہ اپنے گڑھے میں رکھا گیا تو اس کے پاس فرشتہ آیا۔ تو سورت مذکور اس کے منہ کے روبرو کھڑی ہوگئی۔ تو اس سے فرشتے نے کہا تو کتاب الٰہی سے ہے۔ اور میں تیری ناخوشی کو بُرا جانتا ہوں۔ اور میں نہ تیرے لئے کسی نفع اور نقصان کا مالک ہوں۔ اور نہ اس کے لئے اور نہ اپنی جان کے لئے پس اگر اس کے ساتھ تیری یہ خواہش ہے۔ تو تُو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی جانب جا۔ اور اس کے لئے شفاعت کر تو وہ فوراً رب العزت کی جانب جاتی ہے۔ اور عرض کرتی ہے۔ کہ اے میرے پروردگار (تیرے) فلانے (بندہ) نے تیری کتاب میں سے میرا قصد کیا۔ اُس نے مجھ کو سیکھا اور مجھ کو پڑھا۔ پس کیا تو اس کو آگ سے جلانے والا اور عذاب دینے والا ہے۔ اور میں اس کے پیٹ میں ہوں۔ پس اگر تو اس کے ساتھ یہ کرنے والا ہے۔ تو تو مجھ کو اپنی کتاب سے مٹا دے۔ تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کیا میں تجھ کو نہیں دیکھتا کہ تو غصہ ہوگئی ہے۔ تو وہ کہتی ہے۔ کہ مجھ کو غصہ ہی ہونا زیبا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تو جا میں نے اس کو تجھ کو بخش دیا اور اس کے حق میں تیری شفاعت قبول کی۔ پھر وہ آتی ہے۔ اور فرشتے کو جھڑکتی ہے اور وہ پریشان حال بلا نیل مرام باہر نکلتا ہے۔ پھر وہ آتی ہے۔ اور اپنے منہ کو اس کے منہ پر رکھتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ مرحبا ہو اس منہ کو کہ اس نے مجھ کو بہت بار پڑھا ہے۔ اور مرحبا ہو۔ اس سینہ کو کہ اس نے مجھ کو یاد کیا ہے۔ اور مرحبا ہو۔ ان دونوں قدموں کو کہ انہوں نے بسا اوقات میرے ساتھ قیام کیا۔ اور اس خیال سے کہ کہیں اس کو وحشت نہ ہو۔ تو وہ اس کو اس کی قبر میں انس دلاتی ہے۔ جب حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو کوئی چھوٹا اور بڑا اور آزاد اور غلام ایسا باقی نہ رہا۔ جس نے اس کو نہ سیکھا ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام (نجات دینے والی) رکھا ہے۔

ابو عبید نے فضائل میں اور بیہقی نے دلائل میں ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ جب انسان مرجاتا ہے۔ تو اس کے گرد آگیں سلگائی جاتی ہیں۔ تو اُن میں سے ہر آگ اپنے گرد کی شے کو کھا لیتی ہے۔ اگر اس کے لئے کوئی ایسا عمل نہ ہو۔ جو اس کے اور آگ کے درمیان حائل ہو۔ چنانچہ ایک شخص مرگیا۔ اور قرآن شریف سے سورہ تبارک الذی یعنی سورہ ملک کے سوا کچھ نہ پڑھتا تھا۔ تو اس کے پاس عذاب اس کے سر کی جانب سے آیا۔ تو سورہ تبارک نے کہا کہ وہ تو مجھ کو پڑھتا تھا تو پھر وہ اس کے پاس اس کے پاؤں کی جانب سے آیا۔ تو اُس نے کہا۔ کہ وہ ہمارے ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔ تو وہ اس کے پیٹ کی جانب سے آیا۔ تو اُس نے کہا۔ کہ اُس نے مجھ کو یاد کیا تھا۔ پس اُس نے اس کو نجات دے دی

از جناب میاں عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

اسلام اور عورت

(۲)

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو خدام الدین یکم جون سنہ ۱۹۵۶ء)

اسلام سے پہلے یہ دنیا عورت کے درجہ و مقام سے بالکل بے خبر تھی۔ انہیں حیوانات سے بھی زیادہ بے وقار سمجھا جاتا تھا۔ یہودی اور عیسائی لوگ عورتوں کے ساتھ غلاموں جیسا سلوک کرتے تھے۔ مذہبی لوگ عورتوں سے اچھوتوں کی طرح بھاگتے تھے۔ عورتوں کو جانوروں کی طرح خریدا اور بیچا جاتا تھا۔ بدکاری پر مجبور کیا جاتا تھا۔ عورتوں کیلئے جائیداد میں کوئی حصہ نہ تھا۔ عورت کی پیدائش کو بدنصیبی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ کئی ممالک کے باشندوں کو شک تھا کہ عورت میں روح ہے یا نہیں؟ عورت کو دینی تعلیم دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ عورتیں جنت میں داخل ہو سکتی ہیں یا نہیں؟ ایک عرصہ سے عورت بیچارگی اور کس مپرسی کی زندگی بسر کرتی تھی۔ اہل عرب بیٹیوں کو زمین میں زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ہندوستان میں دختر کشی اور ستی کی رسم جاری تھی۔ شیر خوارگی ہی میں ہزاروں لڑکیاں بیوہ ہو جاتی تھیں۔ اور پھر انہیں زندگی بھر شادی کی اجازت نہ تھی۔ کمسن لڑکیاں مندروں میں چڑھائی جاتی تھیں اور وہ عمر بھر وہاں دیوتاؤں کی باندیوں کی حیثیت سے بے آبروئی اور عصمت فروشی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کی جاتی تھیں۔ عورتوں کا نہ کوئی مہر ہوتا تھا۔ نہ وراثت اور ترکہ میں کوئی حصہ۔ لوگ مویشیوں کی طرح عورتوں کو گھروں میں بھرتے چلے جاتے تھے یہودی تمدن کی یہ بوالعجبی و سختی کہ بلا وجہ طلاق بھی دیدی جائے۔ اور پھر مطلقہ عورت سے شادی کی ممانعت بھی تھی۔ منوجی عورت کو خود مختار ہونے کے قابل ہی نہیں سمجھتے تھے۔

زمانہ جاہلیت میں عورتوں پر بہت ظلم ہوتا تھا۔ ان کو گائے بھینس یا نہایت ذلیل و مجبور قیدیوں کی طرح سمجھتے تھے۔ بعض لوگ عورت کو سو سو مرتبہ طلاق دیتے تھے اور اس کے بعد بھی اس کی مصیبت کا خاتمہ نہ ہوتا تھا۔ قرآن نے جا بجا ان وحشیانہ مظالم اور بے رحمیوں کے خلاف آواز بلند کی اور نکاح و طلاق کے حقوق و حدود پر نہایت صاف روشنی ڈالی۔ اگر عورتوں کو رکھنا ہو تو معقول طریقہ سے رکھو۔ اور چھوڑو تب بھی معقول طریقہ سے چھوڑو۔ آفتاب اسلام کے افق پر ضیا بار ہوتے ہی عورت کا درجہ اور مقام بڑھ گیا اسلام نے عورت کا درجہ بلند کر کے آئندہ نسلوں کی حفاظت کا پورا سامان کر دیا۔ سب سے پہلے معاشرتی اصلاح کی طرف توجہ کی۔ باپ کی بیویاں اولاد میں بطور میراث کے تقسیم ہو جایا کرتی تھیں۔ اور کنیزانہ حیثیت سے رہتی تھیں خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ جو کچھ دیا ہے وہ ان سے واپس نہ لیا جائے اور محض ناپسندیدگی کی بنا پر کسی کو طلاق نہ دی جائے۔

کثیر الازدواجی بھی مصیبت کا باعث بنی ہوئی تھی۔ اسے گھٹا کر چار تک تعداد محدود کر دی گئی۔ اور یہ بھی حکم ہوا کہ اگر ان میں عدل نہ کر سکو تو ایک ہی پر اکتفا کرو۔ نہ انہیں ستاؤ۔ اور نہ تنگ کرو۔ اور اچھا سلوک روا رکھو۔

مرد کو عورت پر فضیلت بھی دی گئی۔ اور عورت کو اس کی اطاعت کا حکم بھی دے دیا۔ نہ کہا ماننے پر تنبیہ کا حق بھی مل گیا۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ۔ حقوق میں مرد کے برابر کر دیا هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ فرما کر مرد و عورت میں چولی دامن کا ساتھ کر دیا۔ جس طرح لباس سردی و گرمی سے بچاتا ہے اسی طرح مرد اور عورت کو ایک دوسرے سے آرام ملتا ہے۔ وہ تو ایک دوسرے کے بغیر زندگی نہیں گذار سکتے۔ اس کی عزت دو سرے سے ہے گویا محکوم بھی رہی اور گھر کی ملکہ بھی بن گئی۔

عورت کو خلع کا اختیار ملنے سے معاشرتی ترقی حاصل ہوئی۔ اس کی مالی حیثیت کو بڑھانے کے لئے مہر کا تعین عورت کی مرضی پر چھوڑا۔ نکاح میں اس کی اپنی مرضی اور اس کے ایجاب کو ضروری قرار دیا۔ باپ اور شوہر کے ورثہ میں شریک ٹھہرایا۔ اس کی اپنی حاصل کی ہوئی جائیداد کا مختار کل قرار دیا۔

وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ۔

قانون اسلام کے مطابق عورت مال کی مالک بن سکتی ہے۔ اپنے مال کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر سکتی ہے۔ اگر عورت مالدار بھی ہو تو اسلامی قانون کے مطابق اس کے نان و نفقہ کی ادائیگی کا ذمہ دار مرد ہوگا۔ عورت کو خرید و فروخت اور صدقہ و ہبہ کے حقوق حاصل ہیں۔ قرآن پاک میں جس طرح مردوں کو بہشت کی بشارت دی گئی ہے اسی طرح عورتوں کو بھی دی گئی ہے۔ عورتیں تبلیغ کر سکتی ہیں جہاد کر سکتی ہیں۔ عہد رسالت ہی میں عورتیں زندگی کے ہر میدان میں گرم جولان ہو چکی تھیں۔ اور انہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں پوری ترقی حاصل کر لی تھی جس کی تکمیل عہد صحابہ میں ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہے کہ مادی اعتبار سے ان میں بڑی بڑی دولتمند، علمی اعتبار سے بڑی بڑی فاضلہ روزگار، روحانی اعتبار سے بڑی بڑی پاکباز اور عبادت گزار، اور عسکری اعتبار سے بڑی سے بڑی شہسوار اور نبرد آزما پیدا ہو گئیں۔

دنیا اسلام کے قدموں پر جھک رہی ہے۔ ہندو عورتوں کی کانفرنس نے مطالبہ کیا کہ ہندو قانون کو بالکل تبدیل کر دیا جائے ہندو عورت کو وراثت کا، طلاق کا، شوہر کے انتخاب کا اور نکاح ثانی کا حق دیا جائے۔

عورت کو وہ حقوق تو آج تک بھی کہیں نہ مل سکے جو آج سے پورے چودہ سو برس پیشتر اسلام اسے عطا کر چکا تھا۔ اسلام نے عورت کو وہ سب کچھ دیدیا جو دنیا آج تک نہ دے سکی۔ مگر اسلام نے اسے بے عنان نہ ہونے دیا۔ عورت پر مرد کی اطاعت لازمی کر دی گئی۔ اور اسے اس کے فرائض بتا کر واضح کر دیا تھا کہ مرد کو بہر کیف اس پر فضیلت حاصل ہے۔ اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ۔ الخ پ ۵۔ ع ۲

مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ مردوں کو عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے حاکم اور نگران بنایا اور مردوں کو عورتوں پر علم و عمل میں فضیلت دی ہے۔ دوسرے مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ مہر خوراک اور پوشاک کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ط پ ۲۱ ع ۶

ہمارا کتنا بڑا انعام ہے کہ ہم نے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تاکہ تم سکون و راحت سے بہرہ مند ہو۔ ہم نے دونوں کے دلوں میں محبت و دوستی بھی پیدا کر دی۔

اللہ تعالیٰ نے مٹی سے ایک آدم کو پیدا کیا۔ پھر اسی کے اندر سے اس کا جوڑا نکالا تاکہ اس سے انس اور چین پکڑے اور پیدائشی طور پر دونوں صنفوں یعنی مرد اور عورت کے درمیان خاص قسم کی محبت اور پیار رکھدیا تاکہ مقصود ازدواج حاصل ہو۔ چنانچہ دونوں کے میل جول سے نسل انسانی دنیا میں پھیل گئی۔

عورتیں خلقتاً کمزور ہوتی ہیں اس لئے مسلمان مردوں کا شعار ہے کہ وہ اپنی عورتوں کا احترام اور عزت بہت کرتے ہیں۔ ملک عرب میں بزمانۂ جاہلیت عورتوں کا اعزاز بالکل نہ تھا۔ اور نہ قبل اسلام دنیا کی اور قومیں عورتوں کی اتنی عزت کرتی تھیں جتنی اسلام نے تعلیم کی ہے۔ اس سے پہلے عورتوں کا درجہ کم و بیش بہائم کے قریب سمجھا جاتا تھا۔ عرب کے جہلا عورتوں کو جب ناپسند کرتے تھے۔ تو ان کو زوجیت سے خارج کر کے خانہ داری کیلئے نوکرانی کی طرح اپنے گھر میں رکھتے تھے۔

اسلام میں بعد طلاق کے زمانۂ عدت تک عورتوں کو مردوں سے نان و نفقہ پانا بھی عورتوں کے احترام کا ثبوت ہے۔ شرع محمدی میں شوہر کے مالدار ہونے کی حالت میں عورتوں پر یہ لازم نہیں ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلائیں یہ بھی عورتوں کے احترام کی ایک دلیل ہے۔

پردہ کا دستور اس امر کا ثبوت ہے کہ شرع محمدی نے عورتوں کا اعزاز بڑھایا۔

تحصیل علوم و فنون مرد و عورت دونو پر یکساں فرض کر دیا گیا۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ

مذہب میں مرد کی طرح اس پر بھی نماز، روزہ

زکوٰۃ اور حج و دیگر اوامر و نواہی کی پابندی لازمی ہوگئی۔ اخلاقی میدان میں بھی اسے کسب محاسن اور تزکیۂ سیرت کے متعلق پوری آزادی دیگئی عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۔ گزران کرو۔ عورتوں کے ساتھ اچھی طرح (قرآن مجید)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے نیک سلوک کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں ہے۔ کہ سب سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہو

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ ایماندار کامل وہ شخص ہے۔ جس کا خلق اچھا ہو اور وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ نرمی برتے تیسری حدیث ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے۔ اس کو اتنا ثواب ملیگا۔ جتنا کہ حضرت ایوبؑ کو اُن کی مصیبت پر ملا تھا۔ جس شخص کی ایک سے زیادہ عورتیں ہوں۔ تو اس پر واجب ہے۔ کہ کھانے پینے اور لین دین میں اُن کو برابر رکھے اور رات کو ان کے پاس رہنے میں باری برابر باندھے۔ اگر برابری نہ کرے گا۔ تو قیامت کو وہ مفلوج ہوگا۔ ایک کروٹ گھسیٹتی چلے گی۔ بعض مرد نہ عورتوں کو طلاق دیتے ہیں۔ اور نہ خود بساتے ہیں۔ کئی مرد عورتوں کو نکاح ثانی سے روکتے ہیں۔ مگر اسلام نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے۔ اللہ سے ڈر کر احکام شریعت کی پابندی کرنی چاہیے۔ حالت حیض میں عورت کو طلاق نہ دی جائے۔ تین طلاقیں ایک دم نہ ڈالی جائیں اور مطلقہ عورت کو اس کے رہنے کے گھر سے نکالا نہ جائے۔ ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ اپنی عورت کی عزت کرے۔ اور اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ اس کو گالی نہ دے۔ زدوکوب نہ کرے۔ اس کو زیور علم سے آراستہ کرے اگر عورت خاوند سے بدخوئی کرے۔ تو مرد اس کو سمجھائے۔ اگر نہ مانے۔ تو جدا سوئے۔ اس پر بھی نہ مانے۔ تو ہلکا سا مارے۔

عورت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کرے۔ اس کے بستر کی حفاظت کرے اور اپنی اولاد کی تربیت میں کوشاں رہے۔ اے اللہ مسلمانوں کو توفیق عطا فرما۔

تاجدار رسالت کا آخری خطبہ

مسلمانو! عورتوں کے متعلق خدا کا خوف رکھنا۔ اُن کے حقوق کا پورا پورا لحاظ رکھنا جس طرح عورتوں پر تمہارے حقوق ہیں اسی طرح تم پر بھی تمہاری عورتوں کے حقوق ہیں۔ تم ایک خاص ذمہ داری کے ساتھ ان کے سردار بنائے گئے ہو۔ لوگو! عورتیں تمہارے ہاتھوں میں بے بس ہیں (یہ ان کی خلقی کمزوریوں اور فطری نزاکتوں کی طرف اشارہ ہے) تم نے اللہ کو ضامن بنا کر انہیں حاصل کیا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی تمہارے ہاتھوں میں امانت ہیں۔ اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال بنایا ہے۔ انکے ساتھ نرمی اور مہربانی سے پیش آنا۔ عورتیں بھی مردوں کی پوری پوری اطاعت کریں ان کی مرضی کے خلاف کسی کو گھر میں بھی نہ آنے دیں۔ اور خلاف اخلاق بھی کوئی حرکت نہ کریں۔ ہاں اگر وہ ایسا کریں تو تمہیں ان کو جدا کرنے اُن سے علیحدہ ہونے اور ان کو مناسب حد تک بطور اصلاح و تادیب مارنے کی بھی اجازت ہے اگر وہ راہِ راست پر آجائیں اور آپ کی تابع فرمان ہو جائیں تو ان پر تعدی سے آپ بھی باز رہیں۔ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ آرام و راحت کے تمام امور میں ان کو بھی اپنا شریک بنائیں جو خود کھائیں اور پہنیں انکو بھی دیں کھلائیں اور پلائیں۔ ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں

آزادی کے بعد ترقیوں کا طوفان

از جناب حکیم شمس الدین احمد قریشی صاحب ٹیکسلا

ہمارے ملک کی عمر ۹ سال سے کچھ زیادہ ہوئی ہے۔ اس قلیل عرصے میں جس قدر ترقی کی منزلیں طے ہوئی ہیں۔ ماضی میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی البتہ مستقبل کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ یہاں ہم نے صرف ان ترقیات کا ذکر کرنا ہے۔ جو پاکستان کے ہر فرد کو کالشمس علی نصف النہار نظر آ رہی ہیں۔

۱۔ جھوٹ کی ترقی

کسی ادارے و فرم میں منڈی بازار کارخانے فیکٹری میں چلے جائیے۔ آپ کو باور کرایا جائے گا کہ یہ زمانہ جھوٹ کا ہے۔ سچ کا نہیں جھوٹ کے بغیر کاروبار، نوکری و ملازمت ناممکن ہے۔

۲۔ فریب میں ترقی

فریب کاری میں ایسی ترقی ہوئی ہے کہ آپ کسی پہ اعتماد نہیں کر سکتے ہیں۔ آٹے میں دھوکا و فریب گھی میں خدع و مکر۔ مرچ مسالے میں دھوکا ملمع سازی الغرض ہر چیز میں فریب و دھوکا کی ترقی کا ایسا دور دورہ ہے۔ کہ ہر چیز آپ کو اسی رنگ میں رنگی ہوئی ملے گی۔

۳۔ رشوت میں ترقی

اس باب میں ہمارے قوانین ملک سے [illegible] اپنی تمام مشکلات کے باوجود جس بلا کی ترقی کر سکے اس کے مظاہرے دیکھنے کے آپ اگر شائق ہیں تو کسی کچہری کا کسی کام کے سلسلے میں رخ کر کے دیکھئے اگر آپ کو اپنے ذاتی کام مقدمہ وغیرہ کی نوبت نہیں آئی تو پھر جو اس میں مشغول ہیں ان سے پوچھئے وہ محکمہ انسداد رشوت ستانی سے اعداد و شمار حاصل کر کے اندازہ لگائیے۔

۴۔ غبن میں ترقی

اس ترقی سے اپنے ملک کے کسی شعبے کو ہرگز پسماندہ نہیں پائیں گے۔ سول، ملٹری، ڈاک تار، ریل، بنک ہر محکمے والے بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

۵۔ گالیوں میں ترقی

اس شعبے کی ترقی میں مرد و زن پیر و جوان صحافی لیڈر جاہل و تعلیم یافتہ ہر شخص اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اوج ثریا تک رسائی حاصل کر چکا ہے اور صرف ترقی یافتہ کہلانے کا مستحق نہیں بلکہ موجد فن کے لقب کا حقدار ہے۔

۶۔ قتل میں ترقی

اپنے ملک میں سے شائع ہونے والے کسی روزنامہ اخبار کو اٹھا کر دیکھئے۔ اور پھر فیصلہ فرمائیے کیا ہمارا ملک دن دوگنی رات چوگنی ترقی نہیں کر رہا؟ چند سال پیشتر قتل و فساد کی رفتار یہ نہیں تھی جتنے قتل سالہا سال میں وقوع پذیر ہوتے تھے ان سے کئی گنا مہینوں میں ہو رہے ہیں۔

۷۔ زنا و اغوا میں ترقی

کون کہہ سکتا ہے کہ مملکت خداداد پاکستان اس ترقی میں پیچھے ہے۔ باقاعدہ لائسنس یافتہ اداروں کے علاوہ کوئی ایک اخبار ایسا نہیں دکھایا جا سکتا ہے کہ جس میں زنا بالرضا و بالجبر یا اغوا کی کوئی خبر نہ ہو۔ بلکہ اب تو تہذیب جدید کی کوششیں بار آور ہونے لگی ہیں۔ اور اس میں یہاں تک ترقی ہو چکی ہے کہ بھائی اور بہن کی تمیز اٹھ گئی۔ سالی اور بہنوئی کے قصے ختم ہو گئے۔ داماد اور ساس کی

اِمْرَاۃُ الْاِسْلَام

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۴)

(از جناب سید مشتاق حسین صاحب بخاری)

علم وفضل علمی حیثیت سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج بلند مرتبہ تھیں لیکن اُن میں بھی حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت ام سلمہ کا کوئی جواب نہ تھا۔ اسلامی سیرت کے ایک نامور مورخ لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی ازواج احادیث کا مخزن تھیں۔ تاہم عائشہ اور ام سلمہ رضؓ کا ان میں کوئی حریف ومقابل نہ تھا۔ مروان بن حکم اُن سے اعلانیہ مسائل دریافت کرتا اور کہتا کہ ہم حضورؐ کی ازواج کے ہوتے ہوئے دوسروں سے مسائل کیوں پوچھیں۔

حضرت ام سلمہ رضؓ نے حضورؐ کی مصاحبت کو بہت غنیمت سمجھا۔ آپؐ کے ارشادات محفوظ کرتی رہیں۔ اور آپ سے سوالات کرکے اپنا علم بڑھاتی رہیں۔ پھر اُس علم کی خوب اشاعت کی۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو طویل عمر مرحمت فرمائی۔ لہذا آپ کے تلامذہ کا حلقہ تابعین کرام تک وسیع ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ اور عبداللہ ابن عباسؓ اگرچہ خود دریائے علم تھے۔ لیکن اُن کے بحرِ فیض سے مستغنی نہ تھے۔ اس طرح تابعین کا ایک بڑا گروہ اُن کے آستانۂ فضل کا دریوزہ گر تھا۔ کتبِ حدیث سے آپ کی روایات کی تعداد ۳۷۸ ہے۔ اس بنا پر وہ محدثین صحابہ کے تیسرے گروہ میں شامل ہیں۔

آپ کو حدیث شریف سننے کا بے حد شوق تھا ایک مرتبہ بال گوندھوا رہی تھیں کہ مسجد نبوی میں حضورؐ اقدس خطبہ دینے کے لئے ایستادہ ہوئے اور زبانِ مبارک سے صرف اتنا نکلا۔ کہ ایہا النّاس (اے لوگو!) کہ فوراً بال باندھ کر اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ اور کھڑے ہو کر پورا خطبہ سُنا (چونکہ ازواج کے حجرے مسجد نبوی سے ملے ہوئے تھے۔ اس لئے آواز اندر آسکتی تھی)

حضرت عائشہ رضؓ کی طرح عالمِ نسواں سے متعلق خصوصی مسائل پر ان کا بھی امراۃِ امت پر احسانِ عظیم ہے ایک ضروری مسئلہ ملاحظہ ہو کہ ایک مرتبہ حضورؐ سے آپ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے سر کی مینڈھیاں بہت سختی سے باندھتی ہوں۔ تو کیا "غسل" میں پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ان کو کھولا کروں۔ ارشاد ہوا نہیں بس اتنا کافی ہے کہ تم اپنے سر پہ تین بار چلو بھر کر پانی ڈال لیا کرو۔ تاکہ بالوں کی جڑیں تر ہوجائیں گی تو تم پاک ہوجاؤ گی۔

اعلام الموٴمنین علامہ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضؓ کے اس قدر فتاوے ہیں کہ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک رسالہ تیار ہو سکتا ہے۔ ان کے فتاوی کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ عموماً متفق علیہ ہیں۔ اور ان کی دقیقہ رسی، نکتہ سنجی، کامل العقل اور صائب الرائے ہونے کی دلیل کرتے ہیں۔

قرآن پاک اچھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز پہ پڑھتی تھیں۔ ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ حضورؐ کیونکر قرأت کرتے تھے۔ بولیں ایک ایک آیت الگ الگ کرکے پڑھتے تھے اس کے بعد خود پڑھ کر بتلایا کہ:—

اوّل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ٹھیرتے۔ پھر الحمد للہ ربّ العالمین پڑھ کر ٹھیرتے۔ پھر الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ٹھیرتے پھر مالک یوم الدّین پر توقف فرماتے۔ علےٰ ہذا القیاس۔

ایک مرتبہ چند صحابہ نے دریافت کیا کہ حضورؐ کی اندرونی زندگی کے متعلق کچھ فرمائیے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا۔ کہ آپ کا ظاہر و باطن یکساں تھا۔ جب حضورؐ تشریف لائے تو آپ نے یہ واقعہ ان سے عرض کیا۔ فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ یا رسول اللہ کیا مجھے اپنی اولاد (جو پہلے شوہر ام سلمہؓ سے تھی) پر بھی خرچ کرنے کا اجر ملے گا۔ حضورؐ نے فرمایا، بے شک، تمہیں ان پر خرچ کرنے کا اجر ملے گا۔ قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت کا محرک بھی آپ ہی کا ایک سوال تھا۔ آپؓ نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ مرد جہاد کرتے ہیں۔ عورتیں نہیں کرتیں۔ اور عورتوں کو مردوں کے مقابلہ میں آدھی میراث ملتی ہے۔ اس کا کیا سبب ہے۔ اس سوال کے جواب میں ارشاد ہوا:—

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ (پارہ ۵۔ سورۃ النساءع)

(ترجمہ:۔ جس چیز میں اللہ نے تم میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اس کی ہوس مت کرو)

ایک مرتبہ حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! قرآن میں عورتوں کا ذکر کیوں نہیں ہے تو حق تعالےٰ کی طرف سے پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع ۵ کی ہدایت ان المسلمین والمسلمات آخر تک نازل ہوئی۔

کسی مسئلہ کا حضرت ام سلمہ رضؓ صاف جواب دیتی تھیں۔ اور کوشش کرتی تھیں کہ سائل کی تشفی ہوجائے۔ ایک دفعہ کسی شخص کو مسئلہ بتایا۔ اس نے تمام ازواج کے پاس اس کی تصدیق کی پھر ان کے پاس واپس آیا تو فرمانے لگیں۔ ذرا ٹھیرو! میں تمہاری تشفی کرنا چاہتی ہوں۔

حضرت ام سلمہ رضؓ کو حدیث و فقہ کے علاوہ اسرار کا بھی علم تھا۔ اس علم میں سوائے حضرت حذیفہ رضؓ کے ان کا کوئی ہم پلہ نہ ہوگا۔

اخلاق وعادات آپ کی زندگی نہایت زاہدانہ تھی۔ ایک مرتبہ ایک مرتبہ ایک ہار پہنا جس میں تھوڑے سونے کی آمیزش تھی۔ اس پہ بھی جب حضورؐ نے اعراض فرمایا تو اسے فی الفور اتار ڈالا۔ ہر ماہ تین روزے ضرور رکھتی تھیں۔

اچھے کاموں کی خواہش ان میں فطرتاً موجود تھی آیت تطہیر آپ ہی کے خانۂ اقدس میں نازل ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضؓ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو بلا کر کمبل اوڑھایا اور کہا کہ خدایا یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے ناپاکی دور کر اور ان کو پاک کر۔ حضرت ام سلمہ رضؓ نے یہ دعا سنی تو بولیں یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ شریک ہوں؟ ارشاد ہوا تم اپنی جگہ پر ہو اور اچھا ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بدرجۂ تام تک پابند تھیں۔ انہیں پتہ چلا کہ چند امرائے وقت نے نماز کے مستحب اوقات چھوڑ دیئے۔ آپ نے ان کو تنبیہ کی اور فرمایا کہ حضورؐ تو ظہر جلد پڑھتے تھے تم عصر جلد پڑھتے ہو؟ ایک دفعہ ان کے بھتیجے نے دو رکعت نماز پڑھی۔ سجدہ گاہ غبار آلود ہونے کی وجہ سے وہ سجدہ کرتے وقت مٹی جھاڑتے۔ حضرت ام سلمہ نے فوراً انہیں ٹوکا کہ ایسا کرنا حضورؐ کے فعل کے خلاف ہے۔

آپ فیاض تھیں اور دوسروں کو اس طرف مائل کرتی رہتی تھیں۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ میرے پاس اتنا مال جمع ہوگیا ہے کہ اب مجھے

بربادی کا خوف ہے تو فرمایا کہ بیٹا اسے فوراً خرچ کرو۔

ایک دفعہ چند فقراء ان کی خدمت آئے اور سوال کیا۔ ایک صحابیہؓ بیٹھی تھیں۔ انہوں نے فقرا کو ڈانٹا لیکن آپ نے انہیں منع کیا۔ اور کہا کہ ہمیں اسکی اجازت نہیں ہے۔ پھر لونڈی سے کہا کہ انہیں ضرور کچھ دو۔ کچھ نہیں تو ایک ایک چھوہارا ان کے ہاتھ پر رکھ دو۔

آپ کو حضورؐ سے بے حد محبت تھی۔ اسی محبت کی بنا پر آپ کے چند موئے مبارک تبرکاً رکھ چھوڑے تھے۔ اور کبھی کبھی لوگوں کو ان کی زیارت کرائی تھیں۔

مناقب

ایک مرتبہ حضرت ام سلمہؓ حضورؐ کے پاس حاضر تھیں۔ اسی اثناء میں حضرت جبرئیلؑ آئے اور حضورؐ سے باتیں کرتے رہے۔ جانے کے بعد آپؐ نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا۔ تم ان کو جانتی ہو؟ عرض کیا کہ دحیہؓ تھے۔

لیکن جب آپ نے یہ واقعہ دوسروں سے بیان کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ حضرت جبرئیل تھے (اہل سیرت کا خیال ہے کہ یہ واقعہ نزول حجاب سے قبل کا ہے)

عجیب واقعہ

ایک مرتبہ ان کے پاس کسی نے ہدیۃً گوشت کا ٹکڑا بھیجا۔ چونکہ حضورؐ کو گوشت مرغوب تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنی خادمہ سے کہا کہ اسے طاق میں رکھ دو۔ کہ شاید حضورؐ تناول فرمائیں۔ خادمہ نے اسے طاق میں رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک سائل آیا اور سوال کیا کہ اللہ برکت دے کچھ صدقہ کیجئے۔ گھر میں گوشت کے علاوہ اور کوئی شے موجود نہ تھی۔ چونکہ اس گوشت کو حضرت ام سلمہؓ حضورؐ کے لئے نامزد کر چکی تھیں۔ اس لئے جواب دلوایا کہ اللہ برکت دے اور جگہ تلاش کرو۔ سائل چلا گیا اور حضورؐ تشریف لے آئے۔ حضرت ام سلمہؓ سے دریافت فرمایا کہ کھانے کو کچھ ہے انہوں نے عرض کی جی ہے، اور باندی سے کہا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا لے آئے۔ باندی لینے گئی تو دیکھا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا پتھر بن چکا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یقین جانو گوشت اس لئے پتھر بن گیا کہ تم نے سائل کو نہ دیا (البیہقی)

وفات

سنہ ۶۳ھ میں حضرت ام سلمہؓ نے انتقال فرمایا۔ اس وقت آپ کا سن مبارک ۸۴ برس تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھی اور بقیع میں دفن ہوئیں۔ اس زمانہ میں بنو امیہ کی طرف سے ولید بن عتبہ مدینہ کا گورنر تھا۔ چونکہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے وصیت کر رکھی تھی کہ وہ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھائے۔ لہٰذا وہ خود تو جنگل کی طرف نکل گیا۔ اور اپنی جگہ حضرت ابوہریرہ کو بھیج دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

●

استفتاء واجب الاظہار

از صاحبزادہ ابوالفیض محمد امیر خسرو اشعری چشتی مانسہرہ۔ ہزارہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان دین متین اندریں مسئلہ کہ زید ایک عوام میں پیر مشہور ہے۔ لیکن بدعات و مزامیر و رقص و غنا کو حلال جانتا ہے۔ اور خود بھی یہ مجلس منعقد کرواتا ہے۔ از روئے شرع شریف ایسی مجلس منعقد کرنی اور اس میں شرکت کرنی کیسی ہے۔

الجواب بعون الملک الوہاب

قال اللہ تعالیٰ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ

معالم میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے و ابن عباسؓ و حسنؓ و عکرمہؓ و سعید ابن جبیر سے مروی ہے کہ لہو الحدیث سے مراد غنا۔ مزامیر و معازف ہے۔ تفسیر مدارک میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے قسم اٹھائی ہے کہ لہو الحدیث غنا ہے۔ معنی اور تفسیر ثعلبی میں ہے من استحلا فقد کفر۔

ترجمہ:۔ جو کوئی ان کو حلال جانے وہ کافر ہے

فتاویٰ عالمگیریہ میں جواہر الفتاویٰ سے منقول ہے

قال السماع والرقص والقول الذی یعملہ الصوفیۃ فی زماننا حرام لا یجوز القصد الیہ والجلوس علیہ وھو والغناء والمزامیر سواءٌ

ترجمہ:۔ سماع۔ رقص اور وہ باتیں جو کہ اس زمانے کے صوفی کرتے ہیں حرام ہیں۔ ان کی قصد اور ان مجالس میں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ یہ اور غنا اور مزامیر سب عدم جواز اور حرام ہونے میں برابر ہیں۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعبیؒ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لعن اللہ المغنی والمغنی لہٗ

(خداوند قدوس نے غنا کرنے والے اور جس کے لئے غنا کی جائے سب پر لعنت کی ہے۔

فتاویٰ بیہقی سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے فتاویٰ میں نقل لائی ہے کہ

التغنی واستماعہ وضرب الدف وجمیع انواع الملاھی حرام ومستحلھا کافرٌ ھدی اللہ تعالیٰ الزھاد والجھلۃ الذین ابتلوا بما خیف علیھم الکفر

ترجمہ:۔ غنا اور اس کا سننا اور دف مارنا اور سب قسم کے لہو و لعب حرام ہیں اور اس کو حلال جاننے والا کافر ہے۔ خدا ان نام نہاد زاہدوں اور جاہلوں کو ہدایت دے جو کہ اس قسم کی خرافات میں مبتلا ہیں ان کے کفر کا خوف ہے۔

علامہ امام تقی الدین ابوالعباس احمد بن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ:۔

"اتباع رسول سے کوئی صوفی مستثنیٰ نہیں"

(فتاویٰ عزیزی جلد اوّل رسالہ غنا صـ ۶۹ کتاب السماع والرقص صـ ۱۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

انما نھیت عن صوتین احمقین فاجرین صوت لھو ولعب و مزامیر وصوت لطم خدود و شق جیوب و دعاء بدعوی الجاھلیۃ

مجھے منع کیا گیا ہے دو فاجروں احمقوں کی آواز سے لہو و لعب و مزامیر و چہرہ پر بوقت مرگ دھپڑ لگانا و گریبان چیرنا و جاہلیت کے جھوٹے دعووں سے

و فی رد المختار والبزازیۃ ان الرقص والغناء الذی یفعلہ متصوفیۃ زماننا عند الذکر حرام یجب الزجر عنہ

رد المختار اور بزازیہ میں ہے کہ رقص اور غنا جس کو آجکل کے صوفی کرتے ہیں حرام ہے اور اس سے بچنا واجب ہے)

(مجموعۃ فتاویٰ جلد دوم کتاب الذکر صـ ۲۷۵)

حضرت ابراہیم ادہمؒ۔ شیخ جیلانیؒ۔ فضیل بن عیاضؒ۔ معروف کرخی۔ سری سقطیؒ نے ایسی مجالس میں شرکت نہیں کی (کتاب الرقص والسماع صـ ۲۶) امام ابوحنیفہؒ۔ امام مالکؒ سفیان ثوریؒ۔ امام شافعیؒ۔ احمد بن حنبلؒ کے نزدیک یہ چیزیں مکروہ ممنوعات ہیں۔

(کتاب الرقص صـ ۳۴)

●

بچوں کا صفحہ

علم بڑی دولت ہے

از لیاقت حسین صاحب قریشی - ملتان

پیارے بچو!
لغت میں علم کے معنی کسی چیز کے جاننے اور سیکھنے کے ہوتے ہیں - فہم عام میں تعلیم وہ ذریعہ ہے - جو بنی نوع انسان کو دیگر اشیاء پر اور آپس میں ایکدوسرے پر فضیلت بخشتا ہے -

در اصل علم ایک بہت بڑی دولت ہے - دنیا کی یہ چہل پہل، ہنگامے، یہ مجالس بلکہ کائنات کا ہر ہر ذرہ ذرہ اسی کی بدولت زندہ و جاوید ہے -

اگر ہم ذرا غور کریں کہ ہوا کے دوش پر غراتے ہوئے بے بال و پر کے یہ جہاز، مادر گیتی کے پیٹ پر بل کھاتی ہوئی ریل گاڑیاں اور دریاؤں میں پانی کے چوڑے چکلے سینے کو چیرتے ہوئے دخانی جہاز کیا ہیں ؟ نئی نئی خبریں اور معلومات بہم پہنچانے والے ریڈیو - تار برقی اور ٹیلیفون کیونکر وجود میں آ گئے ؟ اور یہ نت نئی ایجادات و اختراعات کس کی بدولت ہیں ؟ تو ہم بلا تامل یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے - کہ یہ سب علم ہی کی بدولت قائم دائم ہیں اور گویا یہ سب علم ہی کی دولت ہے -

اگر علم نہ ہوتا تو ہمارا اپنا وجود غیر یقینی ہوتا - ایک ایک کا اشتہ نہ ہوتا - حیوان اور انسان میں امتیاز دوبھر ہو جاتا - سفر کے لئے نہ پہیئے ہوتیں نہ اڑنے کے لئے جہاز ——— پیدل سفر میں کبھی تو ہم راہزنوں کے رحم و کرم پر ہوتے اور کبھی سمندروں میں بادبانی کشتیوں کے حوالے - جو ہوا کے رخ پر جدھر چاہتیں لئے پھرتیں اور بالآخر پانی کی سرکش موجوں کے تھپیڑوں کی نذر ہو کر آبی جانوروں کے ہتھے چڑھتے - الغرض نہ ہم خود کو جانتے - نہ اپنی قدروں کو پہچانتے، ہم میں نہ کوئی انجینیر ہوتا نہ کوئی سائینس دان، نہ کوئی ڈاکٹر ہوتا نہ قانون دان، نہ کوئی عالم ہوتا نہ قدردان نہ کوئی بادشاہ ہوتا نہ دربان - اپنی اپنی ڈفلی ہوتی اور اپنا اپنا راگ - یا پھر جس کی لاٹھی اسی کی بھینس -

مگر شکر ہے اس آفریدگار زمانہ اور معبود حقیقی کا جس نے کہ اپنی بین بخششوں سے بنی نوع انسان کو گوناگوں علوم سے مزین کر کے اشرف المخلوقات کے لقب سے سرفراز ا ——— رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی علم کی فضیلت کے پیش نظر فرمایا کہ "علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے" شیخ سعدیؒ نے علم کو پیغمبروں کی میراث کہا ہے - چنانچہ بیان فرماتے ہیں :-
ملک مصر میں دو بھائی تھے ایک نے علم سیکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا - ایک تو زمانہ کا علامہ ہوا - اور دوسرا مصر کا عزیز - اس امیر نے غریب پہ حقارت کی نظر ڈالی اور کہا - کہ میں تو سلطنت کے عہدہ کو پہنچ گیا اور تو ابھی تک فاقے کو کاٹ رہا ہے "
اس نے جواب دیا :- اے بھائی! تو نے غلط کہا - مجھے خدا کا شکر بجا لانا چاہئے کہ میں نے پیغمبروں کی میراث پائی ہے اور تو نے فرعون کی میراث حاصل کی - یعنی ملک مصر!

اب اگر علم کو کائنات کی سب سے بڑی دولت قرار دیا جائے تو بیجا نہ ہوگا - یہ ایک بحر بیکراں ہے - جو مختلف علوم و فنون کے گرانبہا موتیوں اور درخشندہ لعلوں سے مالا مال ہے - اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان موتیوں کے چھننے سے اس میں ذرہ بھر کمی واقع نہیں ہوتی - یہ ایک ایسا مخزن ہے جسے نہ حاسد کا ڈر ہے نہ غاصب کا خطرہ! جس کی کثرت استعمال اس میں اتنے ہی اضافہ کا باعث بنتی ہے - یہ ایک ایسا درخت ہے - جسکی چھاؤں میں ابدی راحت ہے - ایک ایسا سرچشمہ ہے کہ حیات اخروی بخشتا ہے!

الغرض علم کی برکات و خوبیاں ان گنت اور اس کے کرشمے حد شمار سے باہر ہیں - بس یوں کہنا چاہئے - کہ علم، خداوند تعالٰے کی بارگاہ خاص کا ایک گرانبہا عطیہ ہے - چنانچہ ہمیں چاہئے - کہ اس بیش بہا دولت کے حصول کے لئے تن دہی سے کوشاں رہیں - تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہو کر مراد کو پہنچیں *

بچوں سے

(از محمد یونس سرور بجنوری)

خدا کی عبادت کرو پیارے بچو!
کلام الٰہی پڑھو پیارے بچو!
چلو راستے پر رسول خدا کے
حقیقی مسلماں بنو پیارے بچو!
محمدؐ کے چاروں خلیفوں کے قصے
ہمیشہ پڑھو اور سنو پیارے بچو!
سوائے خدا اور رسول خدا کے
کسی سے نہ ہرگز ڈرو پیارے بچو!
اگر کوئی پوچھے سنا جائے فر فر
"نماز" اور "کلمہ" پڑھو پیارے بچو!
بری بات ہے بھول کر بھی نہ ہرگز
بزرگوں پہ اپنے ہنسو پیارے بچو!
گزارو شب و روز یاد خدا میں
نہ ضائع کرو عمر کو پیارے بچو!
سرور ایک رستہ بتاتا ہے تمکو
اسی پر ہمیشہ چلو پیارے بچو!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷
ایڈیٹر
عبدالمنان چوہان

منظور شدہ محکمہ تعلیم لاہور ۔ بحکم بذریعہ چٹھی نمبری ۲۱/۱۶۳۲۱ مؤرخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء

ہفتہ وار خبریں

بدل اشتراک
سالانہ .... گیارہ روپے
ششماہی .... چھ روپے
فی پرچہ　　چار آنے

— کراچی - ۱۰ جون - سرکاری طور پر بتایا گیا کہ صدر جمہوریہ اسلامیہ پاکستان ۱۸ جون سے ۲۲ جون تک افغانستان کا دورہ کریں گے - آپ ظاہر شاہ کی دعوت پر افغانستان جا رہے ہیں۔

— لاہور - ۱۰ جون - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص فاضل اناج کے علاقوں سے نہ تو گندم لاسکتا ہے اور نہ وہاں گندم لے جاسکتا ہے۔ راشن بندی کے علاقوں میں بھی باہر سے گندم نہیں لیجائی جاسکتی۔ صوبے کے دوسرے حصوں میں کسی ذریعے سے گندم کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں۔

— مری - ۷ جون - آج یہاں خوراک و زراعت کی کونسل کا چار روزہ اجلاس شروع ہوا - جس میں پاکستان اور اقوام متحدہ کے پچاس سے زیادہ سائینس دان اور ماہرین اقتصادیات شرکت کر رہے ہیں۔

— کوئٹہ - ۷ جون - وزیر خارجہ نے آج یہاں بتایا کہ حکومت افغانستان نے فورٹ سنڈیمن کے قریب ژوب ملیشیا پر افغان دستے کے حملہ کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لاہور - ۷ جون - معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے طے شدہ تازہ پروگرام کے مطابق لاہور کارپوریشن کے عام انتخابات دسمبر ۱۹۵۶ء میں ہوں گے۔

— ڈھاکہ - ۹ جون - مشرقی پاکستان کے چار ضلعوں چاٹگام - چاٹگام کے پہاڑی علاقہ نواکھلی اور تپرا کے کچھ حصہ میں سیلاب آگیا ہے۔

— کراچی - ۱۰ جون - گذشتہ دو دن سے کراچی کے ساحلی علاقے میں زبردست طوفان آیا ہوا ہے۔

— کراچی - ۱۰ جون - عازمین حج کا ایک اور جہاز آج دو ہزار ستاسی افراد کو لے کر کراچی سے جدہ روانہ ہو گیا ہے - یہ تیسرا جہاز ہے۔

— الجزائر - ۸ جون - فرانسیسی حکام نے دعویٰ کیا ہے - کہ انہوں نے جنوب مشرقی الجزائر میں اسی میل طویل قبائلی علاقہ قوم پرستوں سے بالکل صاف کر دیا ہے - اس مہم میں چار سو کے قریب قوم پرست شہید ہوئے۔

— پیرس - ۱۰ جون - آج فرانس کی ایک چھاؤنی میں ریزرو فوجیوں نے الجزائر بھیجے جانے کے خلاف مظاہرے کئے اور حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔

— چنڈی گڑھ (ڈاک سے) پٹیالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں وزیر اعلیٰ کے حکم سے تین فرلانگ لمبی عیدگاہ کو منہدم کر کے اس پر سنٹرل لائبریری کی عمارت تعمیر کر دی گئی ہے۔

— الجزائر - ۱۱ جون - فرانسیسی فوجوں نے گذشتہ ہفتے کے اواخر میں الجزائر کے تین دنوں میں ڈیڑھ سو کے قریب مسلمان حریت پسند شہید کئے اور متعدد گرفتار کرے - ان کی ایک بہت بڑی تعداد زخمی بھی ہوئی۔

— قاہرہ - ۱۲ جون - حکومت مصر نے ایک نیا قانون منظور کیا ہے جس کے تحت سابق شاہی خاندان کے افراد مصر کی قومی اسمبلی کے رکن نہیں بن سکیں گے قومی اسمبلی میں ساڑھے تین سو ارکان ہوں گے جو مصر کے اتنے ہی اضلاع کی نمائندگی کریں گے

(پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین لاہور شیرانوالہ گیٹ سے شائع کیا)